Bloody Vampire

Season 2

Zanoor Writes

Episode 1

حمیس اسے راہداری سے تقریبا گھسیٹتے ہوئے اس کے کمرے میں لے کر آیا تھا اور اسے جھٹکے سے کمرے میں جا کر دھکا دیا تھا۔۔۔۔

ملیکا خود کو سنبھالتی اس کی جانب خوف سے آنکھیں پھیلا کر دیکھنے لگی۔۔۔۔

پ۔۔۔پلیز ح۔۔۔ حمیس مجھے معاف کر دو اب دوبارہ کبھی ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔۔

ملیکا خوف سے لڑکھڑاتی آواز میں پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

کتنی مرتبہ تمھیں سمجھاؤں کہ مجھے میرے نام سے مت بلایا کرو۔۔۔۔

حمیس سرد آواز میں بولتا ہوا آگے بڑھا اور جھٹکے سے اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

تم اپنی اوقات کبھی مت بھولنا اس محل میں تمھاری حیثیت ایک ملازمہ سے بھی کم ہے۔۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو زور سے جھٹکا دیتا ہوا بولا۔۔۔

م۔۔۔مجھے ت۔۔۔تم سے ش۔۔۔شدید نفرت ہے۔۔۔۔

وہ ہمت کرتی سرخ چہرے کے ساتھ اپنی بھیگی پلکوں کو اٹھا کر بولی۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔ہاہا مجھے تمھاری نفرت سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن یاد رکھنا آئیندہ کے بعد میری اجازت کے بغیر تم نے محل کے باغیچہ میں یا پھر اپنے کمرے سے باہر بھی قدم رکھا تو تمھاری ٹانگیں توڑنے میں مجھے بلکل دکھ نہیں ہو گا۔۔۔

وہ بے دردی سے اس کے بالوں کو اپنی پکڑ سے آزاد کرتا اسے زمین پر دھکا دیتا ہوا بولا تھا۔۔۔

تم مجھے یہاں زیادہ دیر قید نہیں کر پاؤ گے میں بہت جلد یہاں سے نکل جاؤں گی۔۔۔

وہ حمیس کو دیکھتی حقارت سے بولی تھی۔۔۔

اتنی جلدی تمھیں آزادی میں حاصل نہیں کرنے دوں گا بلکہ بہت جلد میری شادی میں بھی تم نے شرکت کرنی ہے۔۔۔میری شادی کی ساری تیاریاں تم نے ہی کرنی ہیں ملیکا۔۔۔

وہ اس کے قریب کھڑا ہو کر زچ کر دینی والی مسکراہٹ سے بولا اور ملیکا کو زمین پر سسکتا چھوڑ کر اس کے کمرے سے نکل گیا اور کمرے کو باہر سے بند کر دیا۔۔۔

وہ گھٹڑی بنتی ہوئی خود میں سمٹتی سسکنے لگی حمیس کو پتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے مگر پھر بھی وہ اسے اذیت دینے سے بعض نہ آتا تھا۔۔۔۔

وہ صرف کھلی فضا میں سانس لینا چاہتی تھی اسی وجہ سے وہ اپنے گھٹن زدہ کمرے سے نکل کر باغیچہ میں گئی تھی مگر وہاں پر حمیس نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ اسے گھسیٹتا ہوا اس کے کمرے میں لایا تھا پھر اس کے بعد جو سب کچھ ہوا اسے سب چیزوں کی توقع تھی

مگر پھر بھی نا جانے اسے کیوں بے حد تکلیف ہو رہی تھی شاید وہ ابھی تک ان سب چیزوں کی عادی نہ ہوئی تھی۔۔۔۔

****

حمیس ملیکا کے کمرے سے نکل کر لمبے لمبے ڈھگ بھرتا ہوا باہر آیا اور راہداری سے گزرتا ہوا اپنے کمرے میں گیا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار باغیچے میں ملیکا کا سراپا نظر آرہا تھا اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ محل میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی شاید ہی محل میں کوئی اس کی خوبصورتی کے ہم پلہ ہو مگر اس خوبصورت لڑکی ملیکا کی قسمت ان سب سے زیادہ بری تھی کیونکہ حمیس کی قید اور زیادتیوں کی وجہ سے وہ اندر سے مرنے لگی تھی جس کی خبر حمیس کو بھی نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اپنا سر جھٹک کر اپنے ذہن سے ملیکا کا خیال نکالنے کی ناکام کوشش کرنے لگا پھر آخر جھنجھلا کر وہ اپنے کمرے سے نکل کر محل سے ہی باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

اس خوبصورت محل کے ارد گرد دور دور تک جنگل واقع تھا جہاں پر اکثر ویمپائرز شکار کرنے جاتے تھے حمیس بھی وہاں ہی گیا تھا تاکہ اپنا دھیان بھٹا سکے۔۔۔

وہ جنگل میں داخل ہوا اور بنا آواز پیدا کیے اپنی نظروں کو ادھر ادھر گھماتے ہوئے شکار کو ڈھونڈتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔

اسے تھوڑی دیر بعد ہی ایک ہرن اپنے سے کچھ فاصلے پر دکھائی دی وہ خاموشی سے اپنی نظروں کو گھماتا ہوا ارد گرد جگہوں کو دیکھنے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس نے بجلی کی تیزی سے ہرن کو دبوچا تھا اور اس کی گردن کو جھٹکے سے موڑ کر توڑ دیا تھا۔۔۔

وہ اس کا خون پینے کے بعد اپنا منہ صاف کر رہا تھا جب اسے اپنے سے کچھ فاصلے پر آوازیں سنائی دیں وہ بنا آواز پیدا کیے اس طرف گیا تو اسے تھوڑی دور ایک بچہ کھڑا نظر آیا وہ اس کے قریب جانے لگا تو اچانک وہ بچہ غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک کاغذ زمین پر گرا حمیس نے تیزی سے وہ کاغذ زمین سے اٹھا کر دیکھا تو اس پر موجود تحریر دیکھ کر اس کی رگیں تن گئی۔۔۔۔

"بہت جلد ہم محل پر قبضہ کرنے اور اپنے وارث کو لینے آرہے ہیں۔۔۔۔"

"کنگ ایڈورڈ کا پیارا دوست"

وہ اچھے سے جانتا تھا یہ تحریر کس نے لکھی اور ان کا وارث کوئی اور نہیں ملیکا ہے اس وجہ سے اسے شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کاغذ کو اپنے ہاتھوں میں زور سے دبوچ کر محل کی جانب روانہ ہو گیا۔۔۔۔

****

ایڈورڈ آپ پلیز شہرام کو ایک بار خود محل بلائیں میرا اس سے ملنے کو بہت دل کر رہا ہے اور میں نے سنا ہے کہ اس نے کوئی لڑکی بھی پسند کر لی ہے کیا نام تھا اس لڑکی کا۔۔۔ہاں۔۔۔ملیسا نام تھا شاید۔۔۔میرا بڑا دل ہے ان سے ملنے کو پلیز میری خاطر انھیں ایک بار بلا لیں۔۔۔۔

ایلزبیتھ ایڈورڈ کے کندھے پر سر رکھے دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

ایلزبیتھ وہ مجھے نہیں بلاتا اور نہ ہی مجھ سے بات کرنا پسند کرتا ہے میں نے اسے کہا بھی تو وہ نہیں آئے گا مگر میں تمھاری خاطر اسے ایک بار کہہ دوں گا۔۔۔

کنگ ایڈورڈ اس کے گرد باہوں کا حصار ڈالتا ہوا بولا۔۔۔

آپ اسے ایک بار کہہ دیجیے گا اگر وہ نہ آیا تو میں خود اس سے ملنے جاؤں گی۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی۔۔۔

اچھا پھر میں بھی تمھارے ساتھ چلوں گا۔۔۔۔

کنگ ایلزبیتھ کا سر چوم کر بولا۔۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔

دروازہ کے کھٹکنے پر کوئین کنگ سے الگ ہوتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھی تو دروازہ کھول کر حمیس اندر داخل ہوا۔۔۔۔

ڈیڈ یہ آپ کے لیے آیا ہے مجھے جنگل میں ملا ہے۔۔۔۔

حمیس ایڈورڈ کو کاغذ کا ٹکڑا پکڑاتا ہوا بولا۔۔۔

انھیں جو چاہیے ہمیں وہ دینا پڑے گا حمیس۔۔۔ورنہ وہ لوگ چھین کر رہیں گے۔۔۔۔

ایڈورڈ تحریر پڑھ کر سنجیدگی سے حمیس سے بولا۔۔۔

وہ اس محل کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ نہیں جائے گی آپ بھول رہے ہیں ڈیڈ ہمارے درمیان معاہدہ ہوا تھا جو مرضی ہو جائے ملیکا صرف میری پابند رہے گی اور میں کبھی بھی اسے یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔

حمیس غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ ایڈورڈ سے بولا۔۔۔

تم سمجھ نہیں رہے حمیس۔۔۔وہ لوگ اب ملیکا کو واپس لے جا کر ہی رہیں گے ورنہ جنگ کے لیے تیار رہو اور میں ہرگز بھی تمھاری اس فضول ضد پر اپنے لوگوں کو جنگ کی نظر نہیں کر سکتا اور اس متعلق کل تفصیل سے بات ہو گی اب جاؤ تم یہاں سے۔۔۔۔

کنگ ایڈورڈ سپاٹ آواز میں بولے تو وہ بمشکل خود کو کچھ بھی کہنے سے روکتا ہوا واپس چلا گیا۔۔۔۔

****

ملیکا تھوڑی دیر رونے کے بعد زمین سے اٹھ کر نہا کر اپنے صاف ستھرے کپڑے پہننے کے بعد کھڑکی کے پاس بیٹھ کر باہر دیکھنے لگی تھی کھڑکی کے بایر وسیع و عریض رقبے پر محل پھیلا ہوا تھا جس کے بیچ میں باغیچہ تھا جو ملیکا کی کھڑکی سے صاف دکھائی دیتا تھا۔۔۔۔

وہ گہرا سانس لے کر باہر دیکھنے لگی محل میں موجود ہر لڑکی اس کی خوبصورتی سے حسد کرتی تھیں جس وجہ سے اس کی کوئی دوست بھی نہ تھی مگر وہ اپنی خوبصورتی سے بے خبر تھی۔۔۔۔۔

آسمانی سبز رنگ کی آنکھیں اور آنکھوں پر خم دار پلکوں کی اوٹ میں چھپی اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور بے حد خوبصورت لگتی تھیں تیکھی ناک اور باریک گلابی رنگ کے ہونٹوں کے ساتھ وہ واقعی سب میں نمایاں اور خوبصورت لگتی تھی اس کی دودھیاں سفید رنگت پر ہلکا سا نشان بھی واضح دکھائی دیتے تھے۔۔۔۔۔۔

اس کے بال بھورے رنگ کے تھے جو کمر سے نیچے تک آتے تھے جنھیں وہ اکثر باندھ کر ہی رکھتی تھی۔۔۔۔نازک سراپے پر اس کی ذہانت اس کی شخصیت پر چار چاند لگاتی تھیں

اس نے آنکھوں میں حسرت لیے باہر آزاد اڑتے رنگ برنگے پرندوں کو دیکھا تھا وہ بھی آزاد ہونا چاہتی تھی مگر حمیس ایسا کبھی بھی نہیں ہونے دیتا تھا شہرام نے اس سے وعدہ تو کیا تھا مگر اسے کوئی امید نہیں تھی کہ وہ اس کی مدد کر سکے گا۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر کھڑکی کے پاس بیٹھنے کے بعد وہاں سے اٹھی اور اپنی کتاب کھول کر اس میں موجود مختلف معلوماتی اپنی تحریروں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

ابھی اسے تھوڑی دیر ہی ہوئی ہو گی جب دھڑام سے دروازہ کھول کر حمیس کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

حمیس نے ملیکا کے قریب آتے ہی اسے بازؤں سے پکڑ کر زور سے جھنجوڑا تھا اور غصے سے غراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

تمھیں کبھی مجھ سے آزادی نہیں ملے گی۔۔۔۔

اس نے بول کر ملیکا کے چہرے پر جھک کر اس کے گلابی ہونٹوں کو اپنے غصے کا نشانہ بنایا تھا۔۔۔

ملیکا نے کانپتے ہاتھوں سے اس کی پوشاک کو اپنے ہاتھوں میں دبوچا ہوا تھا تکلیف سے اس کی آنکھوں کے نین کٹورے دوبارہ بھرنے لگے تھے۔۔۔

حمیس نے ملیکا کے چہرے سے دور ہٹتے ہوئے اس کی گردن سے بالوں کو پیچھے کر کے اس کی گردن کو اپنے اعتاب کا نشانہ بنایا تھا۔۔۔۔

ملیکا سسکتے ہوئے ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی وہ اسے منع بھی نہیں کر سکتی تھی جب بھی وہ اسے روکتی تھی وہ اسے مزید تکلیف دیتا تھا۔۔۔

اس کی سسکیوں کو سن کر حمیس جو اپنے ہوش میں نہ تھا فوراً اپنے غصے کو قابو کرتے ہوئے اس سے جھٹکے سے پیچھے ہوا اپنا سارا غصہ وہ اسے تکلیف دے کر تو نکال ہی چکا تھا۔۔۔۔

یہ آنسو کیوں بہا رہی ہو؟؟ ابھی اتنی جلدی میں مرنے والا نہیں ہوں اس لیے یہ تکلیف ابھی تمھیں بہت دیر سہنے پڑی گی۔۔۔

وہ اس کے گال کو بے دردی سے صاف کرتا ہوا بولا اور اسے دور ہٹتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔۔۔

ملیکا نے آنسوؤں سے دھندلاتی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔

****

ایلن تم نے ابھی تک اپنا کام شروع کیا یا نہیں؟؟

ولیم نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایلن اپنی خاص ساتھی سے پوچھا۔۔۔۔

میں نے کام شروع کر دیا ہے پیغام اب تک کنگ ایڈورڈ تک پہنچ گیا ہو گا۔۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اپنے سرخ ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولی۔۔۔

بہت خوب! کیا تمھاری ملاقات وہاں ملیکا سے ہوئی ؟؟

ولیم نے بے صبری سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں ول اس کی مجھ سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی میں نے تمھیں بتایا تو تھا کہ انھوں نے ملیکا کو اپنا قیدی بنایا ہوا ہے

وہ سپاٹ چہرے سے ولیم سے بولی۔۔۔

میں بہت جلد ان لوگوں سے اپنی بیٹی کو چھڑوالاؤں گا۔۔۔۔

ولیم ایک عزم سے بولا۔۔۔

ہاں اور میں اس میں تمھارا بھرپور ساتھ دوں گی۔۔۔

ایلن چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر بولی۔۔۔

ایلن اگر تم نہ ہوتی تو پتا نہیں میں اس وقت کہا ہوتا تمھارا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں تمھارا احسان کیسے چکاؤں گا۔۔۔۔

ولیم ایلن کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔۔۔

بہت جلد تمہیں موقع ملے گا ول پھر تم اپنا احسان چکا سکو گے۔۔۔۔

وہ معنی خیزی سے ولیم کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ہاں ضرور۔۔۔۔

ولئیم مسکرا کر بولا اور ایلن کا لایا ہوا کھانا کھانے لگا۔۔۔۔

Episode 2

حمیس اپنی پوشاک پہن کر تیار کھڑا ایک نظر خود کو شیشے میں دیکھنے کے بعد کمرے سے باہر نکلنے لگا جب ایک لڑکی دروازہ کھول کر بنا اجازت کے اس کے کمرے میں داخل ہوئی حمیس نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو عنشا؟؟

اس نے سخت لہجے میں عنشا سے استفسار کیا۔۔۔

شہزادے میں آپ سے ملنے آئی ہوں کل آپ سے مل نہیں پائی تو آج آپ کی مجھے یاد آ رہی تھی۔۔۔

عنشا اپنے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے حمیس کے قریب آتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا تمھیں تہذیب بھول گئی ہے عنشا؟؟

وہ اس کے دروازہ بنا ناک کیے اندر آنے پر طنز کرتا بولا۔۔۔

شہزادے مجھے اجازت کی کیا ضرورت ہے؟؟

عنشا روٹھے پن سے بولی۔۔۔

تم اپنی اوقات بھول رہی ہو عنشا اگر میں نے تمھیں تھوڑی توجہ دے ہے تو اس وجہ سے میرے سر پر چڑھنے کی کوشش بھی مت کرو۔۔۔

حمیس نے اس کی گردن کو اپنے ہاتھ میں دبوچ کر غصے سے بولا اور اپنی بات مکمل کر کے اس جھٹکے سے چھوڑ کر وہ غصے سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

عنشا نے نفرت سے حمیس کو جاتے ہوئے دیکھا اور اپنا گلا پکڑ کر گہرے گہرے سانس لے کر خود کو پر سکون کرتی ہوئی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اس کے کمرے سے نکلی اور راہداری سے ہوتی ہوئی ملیکا کے کمرے کی جانب جانے لگی کمرے کو کھول کر وہ اندر داخل ہوئی جہاں ملیکا بیڈ پر بیٹھ کر مختلف جڑی بوٹیوں کو دیکھ رہی تھی

دروازہ کھلنے کی آواز پر ملیکا نے سر اٹھا کر آنے والی شخصیت کو دیکھا مگر عنشا کو دیکھ کر اس کے چہرے کے تاثرات جو پہلے تھوڑے سہی تھے وہ ایک دم سپاٹ ہو گئے تھے۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم ملیکا؟؟ وہی فضول کام کر رہی ہو نہ۔۔۔ ویسے میرے خیال میں تو تمھیں اس کمرے کی جگہ زندان میں بند کرنا چاہیے۔۔۔

عنشا ملیکا کے قریب آکر زہر خند لہجے میں بولی۔۔۔

عنشا بہتر ہو گا کہ تم اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔

ملیکا پر سکون لہجے میں اس کی باتوں کو نظر انداز کر کے بولی۔۔۔

مجھے کیا کرنا ہے کیا نہیں یہ تم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ نخوت سے اس کے قریب آکر بولی اسے ملیکا کا پر سکون بات ہو کر بات کرنا ایک آنکھ نہ بھایا تھا۔۔۔

عنشا میرے کمرے سے چلی جاؤ اگر حمیس نے تمھیں یہاں دیکھ لیا تو مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا مگر شاید تمھارے گلے کے سرخ نشان مزید سرخ ہو جائیں۔۔۔

ملیکا عنشا کے گردن پر انگلیوں کے نشان دیکھ کر طنزیہ بولی

تم۔۔۔

عنشا غصے میں آگے بڑھ کر ملیکا کے تھپڑ مارنے لگی کہ ملیکا نے اس کا ہاتھ راستے میں ہی پکڑ کر اسے خود سے دور دھکیلتے ہوئے بیڈ سے اٹھتے ہوئے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔۔

تم اگر نہیں چاہتی کہ میں تمھارا یہ خوبصورت چہرہ بگاڑ دوں تو تمھارے لیے اچھا ہو گا یہاں سے دفع ہو جاؤ اور دوبارہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو تمھارا ہاتھ توڑ دوں گی۔۔۔

ملیکا کی بات سن عنشا اسے غصے سے گھورتے ہوئے اس کے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

ملیکا نے اس کے جانے کے بعد پر سکون سانس لیا ہی تھا جب دوبارہ دروازہ کھول کر ملازمہ اندر آئی۔۔۔

کنگ ایڈورڈ نے تمھیں اپنے پاس بلایا ہے ملیکا۔۔۔

ملازمہ نے ملیکا کو کنگ ایڈورڈ کا حکم سنایا تو ملیکا ایک نظر اپنی پوشاک پر ڈالتی اسے سہی کر کے کمرے سے نکل کر ملازمہ کے ساتھ ہی چلنے لگی۔۔۔۔

****

کنگ ایڈورڈ اس وقت ایلزبیتھ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جب ملیکا دروازہ ناک کر کے کنگ کی اجازت سے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

آپ نے بلایا کنگ ؟؟

ملیکا نے نظریں جھکا کر کنگ سے پوچھا۔۔۔

ہاں تمھارے لیے ایک پیغام آیا ہے تمھارے باپ کی طرف سے۔۔۔۔

کنگ ایڈورڈ اس کے تاثرات جانچتے ہوئے مزید بولنے لگے۔۔۔

وہ تمھیں واپس چاہتا ہے۔۔۔۔ لیکن تم جانتی ہو کہ تمھارے باپ نے ہی تمھیں اپنی آزادی کے بدلے یہاں بند کیا تھا اس وجہ سے ہم تمھیں کبھی بھی یہاں سے جانے نہیں دے سکتے ۔۔۔۔ لیکن تمھارا باپ یہ بھول گیا ہے ملیکا۔۔۔

میں اس سب میں کیا کر سکتی ہوں کنگ؟؟

ملیکا نے سپاٹ تاثرات سے کنگ سے پوچھا

ہم چاہتے ہیں کہ تم خود ایک تحریر لکھ کر اپنے باپ کو بتاؤ کہ تم یہ محل نہیں چھوڑنا چاہتی۔۔۔۔

یہ بولنے والی ایلزبیتھ تھی۔۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں گی کوئین؟؟

ملیکا نے نظریں اٹھا کر دونوں کو ایک نظر دیکھا اور طنزیہ پوچھا۔۔۔

کیونکہ تم اپنے باپ کی وجہ سے نہیں اپنے کیے گئے جرم کی سزا کے طور پر یہاں رہ رہی ہو۔۔۔۔

ایلزبیتھ ملیکا کو دیکھ کر سخت لہجے میں بولی۔۔۔

اور میرے جرم کی یہ سزا تو نہیں ہے کوئین کہ مجھ سے شہزادہ جانوروں سے بھی برا سلوک کرے۔۔۔اور یہاں کے قانون کے مطابق میری سزا دس سال تھی اور وہ مدت اب پوری ہو چکی ہے اب میں مزید یہاں نہیں رکنا چاہتی۔۔۔۔

وہ سرد آواز میں بولی۔۔۔۔۔

حد سے مت بڑھو ملیکا۔۔۔۔

کنگ کرخت آواز میں ملیکا سے بولا۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے کنگ صرف سچائی ہی بتائی۔۔۔اور یہ محل تو انصاف کی وجہ سے ہی مشہور ہے مگر لوگ کیا جانے کہ آپ لوگوں نے کیا کیا ناانصافیاں ہمارے ساتھ کی ہوئی ہیں۔۔۔۔

ملیکا تلخ لہجے میں بول رہی تھی اسے خود سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ آج اتنی تلخی سے کیوں بول رہی ہے۔۔۔۔

اور شہری (شہرام) جو یہ محل چھوڑ کر گیا ہے نہ یہ بھی آپ لوگوں کی زیادتیوں کی وجہ سے اس نے کیا تھا۔۔۔میں بہت خوش ہوں کہ کم از کم وہ اس محل کے گھٹن زدہ ماحول سے نکل کر کھل کر اپنی زندگی تو جی رہا ہے۔۔۔

چٹاخ۔۔۔

حمیس جو شروع سے ہی کمرے کے کونے میں کھڑا تھا مگر ملیکا کی نظروں سے دور تھا اس کی باتیں سن کر آخر غصے میں آکر اس نے ملیکا کو اپنی جانب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر تھپڑ مارا۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔بہت جلد میں یہاں سے نکل جاؤ گی اور جاتے ہوئے آپ سے اپنے سارے بدلے لے کر جاؤں گی۔۔۔۔۔

اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر وہ اذیت سے قہقہہ لگا کر بولتی انھیں پاگل لگ رہی تھی۔۔۔۔

تمھارا جو دماغ خراب ہوا ہے نہ اسے آج میں خود سہی کروں گا۔۔۔۔۔

حمیس نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھورا تھا اور آگے بڑھ کر غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر دبوچ کر اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے بولا۔۔۔

ملیکا کو گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے تمام ملازمہ اور لوگ اسے دیکھ رہے تھے جو سپاٹ تاثرات خود کو ڈھیلا چھوڑے اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔

راستے میں موجود لڑکیاں اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرا رہیں تھی جن میں سے ایک عنشا بھی تھی۔۔۔۔

****

حمیس اسے تہ خانے میں لے کر آیا تھا جہاں مختلف مجرموں کو بند کیا جاتا تھا۔۔۔۔

یہاں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا جبکہ روشنی کا نام و نشان تک بھی نہ تھا

اس نے ایک سیل کو کھول کر ملیکا کو اندر دھکا دیا تھا۔۔۔۔

تم یہاں ہی رہنے کے قابل ہو اب یہاں پر سڑتی ہوئی اپنی آزادی کے بارے میں سوچو جو تمھارے لیے ناممکن ہے۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

ملیکا نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ حمیس کو دیکھا اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ حمیس کو مارا تھا۔۔۔

یہ مجھے تھپڑ مارنے کے لیے آئیندہ کے بعد مجھ پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے یہ تھپڑ یاد کر لینا۔۔۔

ملیکا حمیس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات دیکھ کر سرد آواز میں بولی تھی۔۔۔

حمیس نے پہلے اسے بے یقینی سے دیکھا پھر اس کے باتیں سن کر غصے سے اس کی رگیں تن گئیں تھیں۔۔۔

کوڑا لے کر آؤ فورا

حمیس نے غصے سے باہر کھڑے ملازم کو آواز دے کر بلایا اور اسے بولا جو فورا کوڑا لے کر آیا تھا۔۔۔

حمیس نے غصے سے کوڑا اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر اس کی طرف دیکھا جو بنا ڈرے سپاٹ تاثرات سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے کبھی کبھی شک ہوتا ہے کہ واقعی شہری تمھارے جیسے جانور کا بھائی ہے۔۔۔

وہ طنزیہ بولی تو حمیس نے غصے سے سرخ ہوتی اپنی آنکھوں کو بند کر کے کھولا اور اسے اپنی سرخ نظروں سے گھورتا ہوا غصے سے سیل سے نکل کر کوڑا وہاں پر پھینک کر چلا گیا۔۔۔۔

ملیکا نے اس کے جانے کے بعد پر سکون سانس لے کر سیل میں ایک کونے میں سکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اپنی بھراس نکالنے کے بعد اب وہ کافی ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھی۔۔۔

وہ آنکھیں موند کر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اسے اچھے سے معلوم تھا کہ اب وہ یہاں سے جلد نہیں نکل پائے گی۔۔۔۔

****

ایلن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی پیغام کیوں نہیں آیا؟؟

ولئیم نے بے صبری سے ایلن سے پوچھا۔۔۔

ول جلدی آجائے گا تمھیں پتا تو ہے کہ وہ کتنے شاطر ہیں یقینا کوئی نئ سکیم سوچ رہے ہوں گے تاکہ ہمیں ملیکا تک نہ پہنچنے دیں۔۔۔۔

ایلن نے سکون سے جواب دیا۔۔۔

تم اتنی پر سکون کیسے ہو سکتی ہو ایلن ؟؟ وہاں پتا نہیں میری بیٹی کس حال میں ہو گی۔۔۔

ولئیم غصے سے بولا۔۔۔

مجھ سے غصے میں بات مت کرو ورنہ تمھارے زندگی ختم کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاؤں گی۔۔۔۔

ایلن ولئیم کے قریب آتی اس کی گردن کو اپنے ہاتھ میں دبوچ کر بولی۔۔۔

اور جس بیٹی کی تمھیں اب اتنی فکر ہو رہی ہے وہ پہلے بھی تو کتنے سالوں سے وہاں ہی تھی اب تھوڑی دیر اور رہ لے گی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔۔

ایلن خود کو سنبھالتی ہوئی اس سے دور ہو کر بولی۔۔۔

ولئیم نے خوف سے ایلن کی طرف دیکھا جواب دور ہو کر ایسے کھڑی تھی جیسے کچھ کیا ہی نہ ہو۔۔۔

جیسا تمھیں صحیح لگے ایلن مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

وہ دھیمی آواز میں منمنایا۔۔۔

ایلن نے مسکرا کر اس کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر ہلکے سے اپنے سر کو خم دیا تھا

۔۔۔۔۔

****

حمیس غصے سے تہ خانے سے نکل کر محل کے پچھلے حصے کی طرف گیا جہاں بہت کم لوگ ہی جاتے تھے۔۔۔

اس نے غصے سے اپنے بالوں کو جکڑا۔۔۔۔

یہ میں کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔۔ نہیں اب میں دوبارہ کبھی بھی اس پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا

وہ خود سے بات کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے چاہے اس سے جتنی بھی نفرت ہو میں اسے دوبارہ تھپڑ نہیں ماروں گا۔۔۔۔

مگر وہ مجھے غصہ دلاتی ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی اب میں اپنے غصے کو قابو میں ہی رکھوں گا

وہ اپنے غصے کو کم کرنے کے لیے زور سے دیوار میں اپنا ہاتھ مارنے لگا اس کا ہاتھ لہولہان ہو چکا تھا جب وہ دور ہو کر جنگل کی طرف گیا تاکہ شکار کر کے اپنا زخم دوبارہ بھر سکے وہ اپنی کمزوری کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر دور کھڑا ایک وجود اس کی یہ حالت دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔۔

Episode 3

ملیکا کو نہیں معلوم وہ کتنے دنوں سے یہاں قید تھی مگر اب اس کی بس ہونے لگی تھی بھوک و پیاس سے وہ نڈھال ہونے لگی تھی ہونٹ سوکھ چکے تھے جب کہ کھانا نہ کھانے کی وجہ سے اب اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا

اذیت سے اب اس کے دل سے ایک ہی صدا نکل رہی تھی کہ وہ مر جائے اس نے باہر گارڈز کو بات کرتے سنا تھا کہ حمیس کی منگنی عنشا سے ہونے والی ہے اور اس وجہ سے محل کو سجایا جا رہا ہے یہ بات سن کر اس کی تکلیف میں مزید اضافہ ہو گیا تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ شخص اتنا ظالم ہو گا کہ اسے زندان میں بند کر کے باہر اپنی ہی نئی زندگی میں مصروف ہو چکا تھا۔۔۔۔

وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں موندے زمین کے کونے میں سکڑی سمٹی بیٹھی تھی جب چرررر کی آواز سے زندان کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔۔

آنے والی کی آہٹ سے ہی وہ جان گئی تھی کہ آنے والا کوئی اور نہیں بلکہ وہی ظالم ہے جس نے اسے یہاں بند کیا تھا۔۔۔۔

حمیس پورے تین دن بعد یہاں آیا تھا وہ بھی تین دن کانٹوں پر گھسیٹ کر آیا تھا مگر لوگوں کے سامنے مضبوط بنا رہا اور آج اس کی ہمت جواب دے گئی تبھی وہ ملیکا سے ملنے زندان میں آیا تھا۔۔۔

عقل ٹھکانے آ گئی تمھاری۔۔۔۔۔

وہ ملیکا کے قریب جا کر جھک کر اس کا چہرہ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

نہیں حمیس میری عقل تب تک ٹھکانے نہیں آئے گی جب تک تم مجھے مار نہیں دو گے۔۔۔

ملیکا کمزور سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

ہمم۔۔۔اکڑ تمھاری ابھی بھی ختم نہیں ہوئی مگر مجھے اس کا علاج کرنا بخوبی آتا ہے چلو اٹھو اب سے تم ایک ملازمہ کی حیثیت سے میرے لیے کام کیا کرو گی۔۔

اور تمھارے باپ کو میں نے تمھارے نام سے خط بھجوا دیا ہے اب وہ ہمیں زیادہ تنگ نہیں کرے گا اگر کیا تو اس کی گردن اتارنے میں میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا مگر تمھیں یہاں سے میں کبھی آزاد نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

وہ اس کا چہرہ دبوچے پھنکار رہا تھا اور اپنے الفاظ سے اس کی روح تک کو چھلنی کر رہا تھا مگر وہ بھی ملیکا تھی اپنے تاثرات قابو میں رکھتے ابھی بھی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ قائم تھی۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔یہ تو نہیں سوچ رہی تم کہ میں اٹھاؤں گا۔۔۔بالکل نہیں تم میری ملازمہ ہو تو ملازمہ کو اٹھانا میری شان کے خلاف ہے۔۔۔۔

حمیس اسے بے دردی سے کھینچ کر کھڑا کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

حمیس۔۔۔دھیمی آواز میں کھڑے ہو کر ملیکا نے حمیس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔۔

مجھے ملازمہ بننا قبول ہے تمھاری رکھیل بننے سے زیادہ۔۔۔۔

ہلکا سا مسکرا کر وہ زہر خند لہجے میں بولی حمیس نے بمشکل اپنے غصے کو قابو کیا

ایک گھنٹے بعد تم مجھے میرے کمرے میں ملو اور تمھاری بات کا جواب میں جلد تمھیں دوں گا

ملیس اس سے دور ہوتا غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ بولتا وہاں سے لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نکل گیا پیچھے سے ملیکا حمیس کے زچ ہو جانے پر فتح مندی سے مسکرائی۔۔۔۔

وہ دھیمی چال سے بمشکل خود کو گھسیٹتی اس وحشت بھرے زندان سے نکل گئی۔۔۔۔ مگر اب وہ جان گئی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے اور یہاں سے کیسے نکلنا ہے۔۔۔۔۔

****

آہہھی۔۔۔

ان کی یہ مجال مجھے جھوٹا خط بھیجیں میں انھیں چھوڑوں گا نہیں ایلن۔۔۔۔۔

ولیئم غصے سے پاگل ہوتا شیشے کا میز توڑتا ہوا بولا انھیں کل ہی ایک خط ملا تھا جس میں لکھا گیا تھا

مجھے آپ سے شدید نفرت ہے اور آپ باپ کہلانے کے بھی لائق نہیں آئیندہ کے بعد مجھ پر حق جتانے سے پہلے سو بار سوچ لیجیے گا میں وہی منحوس لڑکی ہوں جسے آپ اپنی آزادی کے بدلے محل میں چھوڑ آئے تھے اور مجھے بھگوڑے باپ کے، ساتھ رہنے سے زیادہ محل کی قید پسند ہے۔۔

"ملیکا"

ولیئم نے اس خط کو پڑھ کر یقین کر لیا تھا کہ وہ ملیکا نے لکھا ہے اور وہ خط پڑھنے کے بعد شدید دکھی ہو گیا تھا کہ اس کی بیٹی اس سے اتنی نفرت کرتی ہے مگر جب ایلن نے وہ خط کس نے لکھا یہ حقیقت اپنی ایک ساتھی کے جادو سے پتا کروائی تو پتا چلا کہ یہ اس نے لکھا ہی نہیں اور اب اسے محل والوں کے جھوٹا خط لکھنے کی ہمت پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔

ہم ان سے اس چیز کا بدلہ ضرور لیں گے ولیئم۔۔۔ فلحال تم اپنے غصے کو قابو کرو۔۔۔

کیسے کروں میں اپنے غصے کو قابو ایلن۔۔۔اسے زیادہ غصہ اس بات کا بھی تھا کہ خط پر لکھا ہر لفظ واقعی حقیقت تھا۔۔۔

تم باہر جا کر کوئی نئ جڑی بوٹیاں ڈھونڈ کر کوئی ایسا ٹوٹکا بناؤ جس سے تم اپنے غصے کو قابو کر سکو اور مجھے ہر گز منظور نہیں کے تم میری چیزوں کو توڑتے پھرو۔۔۔۔

ایلن اس کے میز توڑنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کرخت لہجے میں بولی۔۔۔ایلن کی بات پر اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا اور وہ شرمندہ ہوتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔

بے وقوف۔۔۔کم عقل انسان۔۔۔ایلن اسے جاتے دیکھ کر منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

****

وہ اپنے گیلے بالوں کو کنگھا کر کے آج پہلی بار انھیں باندھنے کی بجائے کھلا چھوڑ رہی تھی بھورے بال آبشار کی طرح ملیکا کی کمر پر پھیلے نے حد خوبصورت لگ رہے تھے وہ ابھی کھانا کھا کر نہا کر نکلی تھی اور اپنی سب سے خوبصورت مگر سادہ سی پوشاک پہنے وہ حمیس کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنی بنائی ہوئی دوائیوں میں سے ایک دوائی کھائی تھی جس سے اس کی ساری تھکاوٹ اور کمزوری دور ہو گئی تھی۔۔۔

وہ کالی پوشاک میں بھورے بالوں اور آسمانی سبز آنکھوں میں دل کو لبھانے والی لگ رہی تھی۔۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ حمیس کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی جب راستے میں ایلزبیتھ سے اس کا سامنا ہوا اور، وہ احترام اپنی جگہ رک گئی۔۔۔

کوئین۔۔۔وہ سر کو خم دے کر نظریں جھکا کر بولی۔۔۔

کیسی ہو ملیکا؟؟۔۔۔

ایلزبیتھ نے ملیکا سے پوچھا وہ ملیکا سے نفرت نہ کرتی تھی بلکہ اسے تو یہ گڑیا بے حد پسند تھی مگر ایک کوئین کی حیثیت سے وہ سب کو یہ ہی ظاہر کرتی تھی کہ اسے ملیکا کچھ خاص پسند نہیں مگر ملیکا جانتی تھی کہ ایلزبیتھ اس سے کتنا پسند کرتی ہے۔۔۔۔

میں اب ٹھیک ہوں کوئین اور اس دن کے لیے بے حد معذرت خواہ ہوں پتا نہیں غصے میں کیا کیا بول گئی تھی میں۔۔۔

وہ شرمندہ سی نظریں جھکائے بولی ایلزبیتھ کے اس پر کئی احسان بھی تھے جو کسی کو نہیں پتا تھے۔۔۔

تمھیں احساس ہو گیا میرے لیے اتنا ہی بہت ہے اب کہا جا رہی کے میری گڑیا۔۔۔۔

کوئین نے ارد گرد دیکھتے ہوئے محبت سے اس کا چہرہ چھو کر پوچھا۔۔۔

حمیس نے مجھے اپنی ملازمہ بنالیا ہے کوئین۔۔۔وہ ایلزبیتھ کی محبت پر اپنی نم آنکھوں کو زمین پر گاڑھے بولی۔۔۔

میں بے حد شرمندہ ہوں ملیکا کہ میں تمھیں اپنے ہی بیٹے سے نہیں بچا پا رہی مگر جیسے ہی شہرام آئے گا میں تمھیں یہاں کے قید خانے سے آزادی دلوا دوں گی۔۔۔

کوئین ہولے سے اس کا سے چوم کر بولی۔۔۔

میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی کوئین اگر آپ کی اجازت ہو تو میں جا سکتی ہوں ورنہ پھر حمیس غصہ کرے گا۔۔۔

ملیکا نے ایلزبیتھ کا محبت بھرا لمس محسوس کر کے اس سے پوچھا۔۔

ہاں جاؤ۔۔۔رات کو میں تم سے ملنے تمھارے کمرے میں آؤں گی۔۔۔

ایلزبیتھ نے بولا تو ملیکا ہلکا سا سر کو خم دے کر وہاں سے چلی گئی جبکہ ایلزبیتھ نے مترحم نظروں سے ملیکا کو جاتے دیکھا۔۔۔

****

حمیس بیڈ پر لیٹنے کے انداز سے بیٹھا تھا ساتھ ہی اس کے عنشا بیٹھی اسے کوئی کتاب پڑھ کر سنا رہی تھی جسے وہ بے زاری سے سن رہا تھا اصل انتظار تو اسے ملیکا کا تھا جس کے آتے ہی اس نے خوشی کا ڈرامہ کرنا تھا۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔

دروازے کے کھٹکھٹانے کا سن کر اس نے عنشا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اور باہر کھڑے وجود کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔عنشا خوشی خوشی اس کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ملیکا جیسے ہی اندر داخل ہوئی سامنے ہی عنشا کو دیکھ کر اس نے منہ ہی منہ میں بڑے بڑے منہ بنائے اور حمیس کو بھی کوسا مگر اپنے چہرے پر سے مسکراہٹ نہ ہٹائی جو اس نے اندر آتے ہوئے ہی سجائی تھی۔۔۔

ملیکا کو دیکھ کر حمیس ٹھٹھکا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی اوپر سے اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ اس کے حسن پر چار چاند لگا رہی تھی

شہزادے کیا کام کرنا ہے؟؟۔۔۔

میٹھی آواز میں اپنی پلکوں کو اٹھاتے گراتے ہوئے پوچھتی ملیکا حمیس کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔

حمیس اب عنشا سے نظریں ہٹائے ملیکا پر ہی نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

اممم۔۔ تم سارے کمرے کی پہلے صفائی کرو۔۔اور عنشا اب تم اپنے کمرے میں جا سکتی ہو۔۔۔۔۔

حمیس پہلے ملیکا سے پھر عنشا سے دور ہوتا بولا۔۔۔

عنشا خونخوار نظروں سے ملیکا کو گھورتی ہوئی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

حمیس عنشا کے جانے کے بعد اپنی جگہ سے اٹھا اور ملیکا کی طرف بڑھ گیا جو کپڑا لیے اپنی مسکراہٹ دبائے دھول جھاڑ رہی تھی۔۔۔

آہ۔۔ وہ جواب حمیس کو نظر انداز کر کے اپنے کام میں مصروف ہونے کی کوشش کر رہی تھی کہ اچانک سے پیچھے سے حمیس کے بال دبوچنے پر وہ سسکی۔۔۔

تم مجھے بے وقوف سمجھتی ہو۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں تمھاری اداؤں کے جھانسے میں آجاؤں گا۔۔ ویسے صحیح سوچتی ہو تم۔۔۔

حمیس ملیکا کے بال سائیڈ پر کرتا اس کی گردن پر بوسہ لیتا ہوا بولا۔۔

ملیکا نے اس ظالم کا لمس محسوس کر کے بے ساختہ نگاہیں جھکائی تھیں

مگر میں کبھی بھی تمھارے ہاتھوں بے وقوف نہیں بنوں گا۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو بے دردی سے جھٹک کر بولا۔۔۔

شہزادے آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے میں ایسا کروں گی۔۔۔

وہ آنکھوں میں پانی لائے معصومیت سے حمیس کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

حمیس بے ساختہ اس کی آنکھوں کے سحر میں قید ہوا تھا اور نرمی سے ملیکا کی آنکھوں سے نکلنے والا آنسو اس نے اپنے لبوں سے چنا تھا۔۔۔

اچانک حمیس کو کچھ یاد آیا اور اس نے جھٹکے سے خود کو ملیکا سے دور کیا۔۔۔

جلدی سے سارے کمرے کی صفائی کرنے کے بعد جاؤں یہاں سے۔۔۔

حمیس ملیکا سے بولتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

شہزادے۔۔۔

حمیس کو جاتا دیکھ اس نے میٹھی آواز میں پکارا مگر حمیس اس کو نظر انداز کر کے کمرے سے چلا گیا ۔۔۔

اور ملیکا اپنا کام کرنے لگی حمیس کا ہر عمل اس کے مزید یہاں سے نکلنے کے ارادے کو پختہ کرتا تھا

****

ماضی:

حمیس۔۔۔ حمیس۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔۔

وہ چھوٹی سی چودہ سال کی بھورے بالوں والی لڑکی حمیس کو پکارتے اس کے قریب آئی

ہاں بولو ملیکا۔۔۔؟؟ اور یہ تمھارا چہرہ کیوں گیلا ہے تم رو رہی تھی کس نے تمھیں مارا ہے۔۔۔

بیس سالہ حمیس ملیکا کا چہرہ دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔

م۔۔مجھے ماریا نے مارا م۔۔میں نے بس و۔وہ پھول لیا جو ت۔۔۔تم نے انھیں دیا تھا و۔۔وہ مجھے ب۔۔بہت پ۔۔۔پسند تھا۔۔۔

وہ آنکھوں کو جھپک جھپک کر اپنے آنسو روکتے معصومیت سے بولی۔۔۔

چلو شاباش چپ ہو جاؤ میں تمھیں ڈھیر سارے ویسے پھول لا کر دوں گا۔۔۔۔

حمیس اس کے آنسو صاف کرتا بولا جو اب روانی سے اس کی آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔۔۔

تم بہت برے ہو اب مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔ تم سب چیزیں اب ماریا کو لا کر دیتے ہو تم مجھے بھول گئے ہو۔۔۔۔

وہ سوں سوں کرتی حمیس سے دور ہوتی غصے سے بولی۔۔

بہت بری بات ہے یہ ملیکا ادھر آؤ میں نے کہا ہے نہ کہ لا کر دوں گا اب چلو رونا بند کرو اور میرے ساتھ چلو تمھیں باغ میں لے کر جاؤ۔۔۔

سچی۔۔۔

حمیس کے بولنے پر ملیکا سے پوچھا۔۔۔

ہاں اب چلو جلدی چلیں پھر واپس بھی آنا ہے۔۔۔

حمیس ملیکا کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا اور اسے اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

پیچھے ان سے کچھ دور کھڑی ماریا نے نفرت سے ملیکا کو دیکھا تھا۔۔

Episode 4

ملیکا حمیس کے کمرے کی صفائی کرنے کے بعد باہر نکلی اور اپنے کمرے میں فریش ہونے چلی گئی آج اس کا ارادہ کوئی نئی دوا بنانے کا تھا جس سے اس کے اگر کوئی بھی زخم لگے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

وہ فریش ہو کر نئی جڑی بوٹیاں لینے باغ میں گئی جہاں مختلف رنگ برنگے پھولوں کے ساتھ نایاب جڑی بوٹیاں بھی موجود تھیں۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گنگناتے ہوئے پھولوں اور جڑی بوٹیوں کو اپنی ٹوکری میں اکٹھا کرنے کی لگی کیونکہ یہ کام شروع سے ہی اسے بے حد پسند تھا

وہ ایک نایاب پرپل رنگ کا پھول چن رہی تھی جب اسے جھاڑیوں کے پیچھے سے سنسناہٹ سنائی دی وہ چونکی اور ڈر کر تھوڑا پیچھے ہونے لگی جب ایلن آہستہ سے چلتی ہوئی جھاڑیوں کے پیچھے سے نمودار ہوئی۔۔۔

ہیے۔۔۔ملیکا کیسی ہو سویٹی؟؟؟

مسکرا کر اپنے سرخ لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے ایلن نے پوچھا۔۔۔

ت۔۔۔تم کون ہو؟؟

ملیکا ڈر کر اس سے پیچھے ہوتی پوچھنے لگی۔۔۔

میں تمھارے باپ ولیئم کی طرف سے تمھارے لیے ایک پیغام لائی ہوں۔۔۔

ایلن اس کے قریب آتے ہوئے بولنے لگی ملیکا نے ارد گرد دیکھتے ہوئے الٹے قدم اٹھانا شروع کیے حمیس کے دیکھ لینے کا خوف اس کی آنکھوں میں نمایا ہو رہے تھے۔۔۔

ک۔۔کیا پیغام لائی ہو تم میرے بھگوڑے باپ کی طرف سے۔۔۔

وہ ہمت کرتی ایلن سے پوچھنے لگی۔۔۔

نہ نہ سویٹ تمھارا باپ بگھوڑا نہیں بلکہ تم ایک قاتل ہو۔۔۔

ایلن طنزیہ بولی۔۔۔

ماضی کی ایک یاد چھنا کے اس کے سامنے آئی تھی اذیت سے اس نے اپنی آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

تم نے جو بات کرنی ہے جلدی سے کرو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔

ملیکا نفرت سے ایلن کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جس نے ماضی کی اذیت بھرے پنے دوبارہ اس کے سامنے کھول دیے تھے۔۔۔۔

اگر تم آزادی چاہتی ہو تو جس دن حمیس کی منگنی ہو گی اس دن تم محل کے پچھلے حصے میں آنا باقی تمھیں وہاں سے کیسے نکلوانا ہے یہ میرا اور ولیئم کا کام ہے۔۔۔۔

ایلن اسے اپنا پلان بتاتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے میں اس بارے میں سوچوں گی۔۔۔

ملیکا سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ آخری موقع ہو گا تمھارے لیے آزادی کا ورنہ پھر کبھی تم اس قید خانے سے آزاد نہیں ہو سکو گی۔۔۔

ایلن سوچتے ہوئے دوبارہ واپس جھاڑیوں میں غائب ہوگئی تھی۔۔۔۔

****

حمیس مجھے ایلن کی موجودگی محل کے قریب ابھی محسوس ہوئی ہے سکیورٹی سخت کردو۔۔۔

کنگ ایڈورڈ جلدی سے حمیس سے بولے اپنی سوتیلی بہن کی موجودگی وہ کیسے نہ محسوس کرتے جو پندرہ سال ان کے ساتھ ہی رہی تھی۔۔۔

حمیس اپنے باپ کی بات پر چوکنا ہوئے اور تیزی سے ملازم کو محل کی سکیورٹی ڈبل کرنے کا بول کر وہ ملیکا کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو وہاں ملیکا کو موجود نہ پاکر اسے شدید غصہ آیا۔۔۔

ملیکا۔۔۔ملیکا۔۔۔

وہ کمرے میں موجود واشروم کا دروازہ کھول کر دیکھنے لگا وہاں بھی ملیکا کو موجود نہ پاکر وہ سرخ چہرے کے ساتھ کمرے سے تیزی سے باہر نکلا۔۔

اس کا دل ملیکا کے دور جانے کا سوچ کر تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

ملیکا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اندھی طوفان بنے حمیس میں زور سے بج کر وہ زمین پر گری اور اس کی ٹوکری میں موجود تمام چیزیں زمین پر گر گئیں۔۔۔

حمیس نے ملیکا کو دیکھا تو اس کے دھڑکتے دل کو تھوڑا سکون ملا مگر اب اسے ملیکا پر شدید غصہ آرہا تھا

تم میری اجازت کے بغیر کہاں گئی تھی۔۔۔بولو۔۔۔

حمیس اس کے قریب پنجوں کے بل بیٹھ کر اس کا چہرہ دبوچ کر دھاڑا۔۔۔

و۔۔۔وہ میں ب۔۔بس ت۔ تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔۔

وہ تکلیف سے آنکھوں میں آنسو لیے بولی۔۔۔اس کا ایلن کی مدد سے بھاگنے کا فیصلہ اب پختہ ہو گیا تھا۔۔۔

میرے ساتھ جھوٹ بول رہی ہو۔۔ایلن سے مل کر آئی ہو نہ۔۔۔۔

حمیس اس کے بالوں کو بے دردی سے جھٹک کر بولا۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔

وہ سر نفی میں ہلاتی بولی اس ظالم سے اسے پھر نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

تم میری بات کیوں نہیں سمجھتی جب میں نے کہا تھا کہ باہر مت جایا کرو تو کیوں میری بات نہ مانی۔۔۔۔

وہ اس کے آنسو دیکھ کر تھوڑا نرم پڑا تھا مگر اس کا لہجہ ہنوز سخت تھا۔۔۔

اٹھو۔۔ حمیس نے اسے بازو سے کھینچ کر اٹھایا اور اس کے کمرے کی بجائے اپنے کمرے میں لے گیا۔۔۔۔

م۔۔مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے۔۔

ملیکا خوف سے کانپتی ہوئی اس سے بولی

نہیں تم اب سے میرے ساتھ رہو گی تمھارا سامان میں اپنے کمرے میں شفٹ کروا لوں گا

۔۔۔۔۔

وہ سخت لہجے میں بولا ملیکا نے نفرت سے اسے دیکھا جو اپنی محبت ملیکا کے دل سے خود ہی ختم کرتا جا رہا تھا

****

ایلن جان بوجھ کر اپنی خوشبو وہاں چھوڑ کر آئی تھی تاکہ وہ سب کو اپنی موجودگی کا احساس دلا کر حمیس کو ملیکا کے اور خلاف کروا کر ملیکا کا ارادہ پختہ کروا سکے۔۔۔

تم کہاں سے آ رہی ہو ایلن ؟؟

ولئیم نے ایلن سے پوچھا جو ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

اپنی اوقات مت بھولا کرو ولئیم۔۔۔

ایلن کو اس کی بات سخت ناگوار گزری تھی۔۔۔

م۔۔میں تو ویسے ہی پوچھ رہا تھا تم سے ملنے تمھارا کوئی رشتہ دار آیا ہوا ہے۔۔۔

ولئیم منمنایا۔۔۔

اچھا تم جاؤ میں دیکھ لیتی ہوں۔۔۔۔

ایلن چلتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی جہاں کوئی کالی پوشاک میں منہ چھپائے کھڑا تھا

تم بے وقوف یہاں کیا کرنے آئی ہو تمھیں سکون نہیں ملتا ایک جگہ۔۔۔۔

ایلن غصے سے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر کے دھاڑی۔۔۔

و۔۔۔وہ میں۔۔۔

پوشاک میں ملبوس لڑکی منمنائی۔۔۔

کیا وہ۔۔۔میں۔۔۔ایک منٹ سے پہلے دفع ہو جاؤں یہاں سے اور جب تک میں نہ بلاؤں یہاں مت آنا۔۔۔

ایلن نخوت سے بولو وہ لڑکی فورا ایلن کی بات سن مر غائیب ہوئی تھی۔۔۔

بے وقوف لڑکی۔۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور صوفے پر بیٹھ کر پاس پڑے خون کے گلاس کو پینے لگی۔۔۔

****

تم اب سے زمین پر سوؤ گی جاؤ جا کر ملازمہ سے بستر منگوا لو۔۔۔۔

حمیس سخت لہجے میں ملیکا سے بولا وہ مجبورا اس ظالم کو ایک نظر دیکھ کر اپنا بستر لینے چلی گئی۔۔۔

ملازمہ کے بستر لا کر دینے پر وہ ایک کونے میں اپنا بستر بچھانے لگی جب حمیس اس کو ٹوکتا ہوا بولا۔۔۔

یہاں میرے بیڈ کے ساتھ تم بستر بچھاؤ تا کہ رات کو میری نظروں سے تم اوجھل ہونے کی کوشش نہ کرو۔۔۔

حمیس کی بات سن کر وہ لب کاٹتی ہوئی اپنا بستر وہاں بچھانے لگی اور بستر بچھا کر اس پر لیٹ گئی۔۔۔

مگر وہ فریش ہونا چاہتی تھی مگر حمیس کے غصہ ہو جانے کے ڈر سے وہ چپ چاپ لیٹ گئی تھی حمیس نے غصے میں اسے کھانا بھی نہیں دیا۔۔۔

ملیکا دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہتی دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔۔

حمیس ملیکا کو دیکھ کر خود بھی بیڈ پر لیٹ گیا آج ملیکا کی غیر موجودگی نے اسے ڈرا دیا تھا۔۔۔اسی وجہ سے وہ ملیکا کو اپنے کمرے میں لے کر آیا تھا۔۔۔۔

****

ماضی:

ماریا حمیس کی منگیتر تھی ان دونوں کی پسند کی منگنی ہوئی تھی ماریا ان کے محل میں ہی رہتی تھی وہ کنگ کے خاص آدمی کی بیٹی تھی کنگ کے بے حد قریب ولئیم بھی ہوا کرتا تھا اور ولئیم اپنی بیٹی ملیکا اور بیوی کے ساتھ اس محل میں رہتا تھا ملیکا شروع سے ہی محل میں سب سے زیادہ خوبصورتی کی وجہ سے مشہور تھی اور وہ محل کی سب لڑکیوں سے عمر میں بھی چھوٹی تھی شروع سے ہی کوئی بھی لڑکی ملیکا کی دوست نہیں تھی حمیس ہی شروع سے اس کا دوست ہوا کرتا تھا۔۔۔

مگر پھر ماریا کے ساتھ منگنی کے بعد حمیس ملیکا کو نظر انداز کرنے لگا جو اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا پھر ملیکا کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ دوبارہ وقت گزارنے لگا تھا جو ماریا کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔۔۔

حمیس تم نے آج مجھے ندی کنارے لے کر جانا تھا تم نے وعدہ کیا تھا۔۔۔۔

ملیکا اداس آنکھوں سے حمیس سے بولی۔۔۔

آج میں نے ماریا کے ساتھ باہر جانا ہے ملیکا میں تمھیں کل لے کر چلوں گا۔۔۔۔

حمیس ملیکا کو بولتا ہوا اس کے پیار سے بال بکھرنے لگا جب ملیکا نے غصے دے اس کا ہاتھ جھٹکا

تم بہت برے ہو۔۔۔

وہ بول کر اس کے کمرے سے بھاگ گئی وہ صبح سے ہی بے حد خوش تھی کہ وہ ندی دیکھنے جائے گی کیونکہ رات کو اس ندی کا پانی چمکتا تھا مگر اب حمیس کے منع کرنے پر وہ رونے والی ہو گئی تھی اور اسے ماریا پر شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔

ماریا جو حمیس کے کمرے میں آ رہی تھی سرخ چہرے کے ساتھ بھاگتی ملیکا کو دیکھ کر اس کے دل میں ٹھنڈک پڑ گئی تھی اس نے جان بوجھ کر آج کے دن حمیس کو باہر جانے کے لیے منایا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ حمیس ملیکا کے ساتھ تھوڑا سا وقت بھی گزارے۔۔۔۔

شہزادے حمیس چلیں۔۔۔۔

ماریا خوشی سے حمیس کے کمرے میں داخل ہو کر اس سے پوچھنے لگی

حمیس جو ملیکا کے اس طرح جانے پر غصہ اور پریشان دونوں تھا ماریا کو دیکھ کر اس نے گہرا سانس بھر کر خود کو پر سکون کیا اگر ماریا کی ضد نہ ہوتی تو وہ ملیکا کو ضرور آج ندی کنارے لے کر جاتا۔۔۔۔

ہاں چلو۔۔۔۔۔ حمیس مبہم سا مسکرا کر بولا اسے ملیکا کی ٹینشن تھی وہ جانتا تھا کہ محل میں اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی سوائے اس کے۔۔۔۔

وہ ماریا کے ساتھ محل سے کچھ دور آیا تھا جہاں اس نے خصوصی ڈنر کا انتظام کروایا تھا سارے ڈنر کے دوران وہ ماریا سے بہت کم ہی بولا تھا کیونکہ اس کا زیادہ دھیان ملیکا کی طرف تھا ہی تھا۔۔۔۔

ماریا اس کا دھیان بھٹکا دے کر دل ہی دل میں ملیکا کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے دیر ہو رہی ہے ماریا۔۔۔

حمیس تھوڑی دیر بعد ہی اٹھتا ہوا بولا۔۔۔ماریا بمشکل اپنا غصہ ضبط کر کے اٹھی تھی اور حمیس کے ساتھ واپس محل چلی گئی۔۔۔

حمیس محل میں داخل ہوتے ہی فوراملیکا کے کمرے کی طرف گیا تھا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جہاں ملیکا اب بھی بیٹھی ہوئی رونے کا شغل فرما رہی تھی

ملیکا نے دروازہ کھلنے کی آواز پر اپنا سر اٹھا کر دیکھا حمیس کو دیکھ کر اس نے غصے سے سوں سوں کرتے اپنا چہرہ موڑ لیا۔۔۔

ملیکا جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم جا رہے ہیں دیکھو میں تمھاری وجہ سے جلدی آگیا ہوں۔۔۔

حمیس ملیکا کے قریب آ کر بولا۔۔۔

اب بھی کیوں آئے ہو؟؟

وہ نروٹھے پن سے پوچھنے لگی۔۔۔

میری پیاری اور خوبصورت سی دوست ملیکا اٹھ کر تیار ہو جاؤ آئندہ کے بعد کبھی ت ایسا نہیں کروں گا۔۔۔

وہ محبت سے ملیکا کی آنکھوں کو صاف کرتا بولا۔۔۔

ملیکا اس کی بات پر خوشی سے حمیس کے گلے لگی اور تیزی سے اپنی پوشاک سیدھی کرتی اپنا منہ صاف کرتی کھڑی ہو گئی۔۔۔

حمیس اسے لے کر اپنے ساتھ چلا گیا۔۔۔

ماریا نے انھیں نفرت سے دیکھا تھا اسے ملیکا سے مزید نفرت ہوئی تھی۔۔۔

حمیس اور ملیکا کافی دیر ندی کنارے گزار کر واپس آئے تھے۔۔۔

تم میرے سب سے اچھے اور پیارے دوست ہو حمیس۔۔۔ملیکا محبت سے اس کا گال چوم کر بولتی کھلکھلا کر ہنستی اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی حمیس نے اسے مسکرا کر جاتے دیکھا تھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

****

حال:

ملیسا بے بی۔۔۔کیا کر رہی ہو تم ؟؟

شہرام ابھی گھر واپس آیا تھا اور ملیکا کو ڈھونڈتے ہوئے باہر لان میں آیا جہاں وہ بیٹھی زمین کھود رہی تھی۔۔۔۔

آہہ۔۔۔تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

وہ جلدی سے کھڑی ہوتی پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہی میں تم سے پوچھ رہا ہوں کہ بے بی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟

و۔۔۔وہ م۔۔۔میں کچھ نہیں۔۔۔

وہ اپنا سر نفی میں ہلاتی بولی۔۔۔۔

مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو بے بی۔۔اپنے ہاتھ آگے کرو دکھاؤ کیا کر رہی تھی تم۔۔۔

اور یہ کیا ہے ؟؟

شہرام کی اچانک نظر ملیسا کے پیچھے پڑی بالٹی پر پڑی جو کیڑوں سے آدھی بھری ہوئی تھی۔۔۔۔

و۔۔وہ میں تمھارے لیے یہ پکانے لگی تھی تم نے بھی تو مجھے اس دن دھوکے سے خون پلایا تھا۔۔۔

ملیسا تیکھے چتانوں سے بولی اسے شہرام نے زبردستی خون پلایا تھا ورنہ وہ کم ہی خون پیتی تھی جب سے اسے پتا چلا تھا کہ وہ ویمپائر ہے اس نے دو بار ہی خون پیا تھا وہ بھی شہرام کے زبردستی پیلانے پر اور آج اسے نے شہرام سے بدلہ لینا تھا مگر وہ جلدی آگیا تھا۔۔۔۔

اُفف بے بی یہ گند تم نے مجھے کھلانا تھا اب دیکھنا میں یہ تمھیں کھلاؤں گا۔۔۔۔

شہرام بولتا ہی آگے بڑھا اور ایک کیڑا اٹھا کر ملیسا کی طرف بھاگنے لگا جواب بھاگنے لگی تھی۔۔۔

آہہہ۔۔۔شہرام نہ کرو۔۔

وہ شہرام سے دور بھاگتی ہوئی بولی جبکہ شہرام اسے ایسے بھاگتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا وہ دونوں اپنی زندگی میں خوش تھے اور ایک مہینے پہلے وہ شادی کر چکے تھے مگر ان کا ریسپشن اگلے مہینے تھا۔۔۔۔

Episode 5

آج عنشا اور حمیس کی منگنی تھی پورے محل میں گہما گہمی تھی جبکہ ملیکا کے اندر آگ سی جل رہی تھی لیکن وہ صبح سے ہی اپنے تاثرات سپاٹ رکھے ہوئے تھی حمیس نے اسے زبردستی سب کے ساتھ کام کروانے پر لگایا ہوا تھا وہ دراصل اسے تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا جانتا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے تبھی اسے تکلیف دینے کے ہر حربے آزماتا اور کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ملازمہ کے ساتھ حال جہاں منگنی ہونی تھی اس کی سجاوٹ کے لیے پھول چن کر لائی تھی تاکہ اسے ملازمہ کے ساتھ سجا سکے۔۔۔

وہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ ملازمہ کے ساتھ مدد کروانے لگی جب ایک پھول میں سے عجیب سا کیڑا نکلا اور ملیکا کے ہاتھ پر زور سے اپنے دانت گاڑ گیا۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔ملیکا نے تکلیف سے اپنا ہاتھ دیکھا جو مکمل سرخ ہو گیا تھا وہ اسے ہلکا سا سہلا کر اپنی تکلیف نظر انداز کر کے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔۔

ملیکا تمھیں عنشا بلا رہی اس کو تیار کر دو اور یہ شہزادے کا حکم ہے کہ تم اسے تیار کرو گی۔۔۔۔۔

ملازمہ آ کر ملیکا سے بولی ملیکا جو ابھی کاموں سے فارغ ہوئی تھی اور اب تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کرنا چاہتی تھی مگر نیا حکم سن کر وہ اپنا غصہ ضبط کرتی لب بھینچ کر ملازمہ کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔۔

ملیکا عنشا کے کمرے میں داخل ہوئی جو مغرور سی سرخ نہایت خوبصورت جگمگاتی پوشاک پہنے اپنے کھلے بالوں اور سادہ سے چہرے سے بیٹھی کوفت سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

شکر ہے تم آگئی ہو ورنہ مجھے لگا تھا تم نے راستے میں ہی رہ جانا ہے۔۔اب جلدی کرو اور مجھے اچھا سا تیار کردو۔۔۔۔

عنشا نخوت سے بولی ملیکا اپنے لب بھینچ کر اس کے قریب آئی اور ملازمہ کے ساتھ مل کر اس کا میک اپ کرنے اور اس کے بال بنانے لگی۔۔۔۔

آج کے فنکشن میں کافی لوگوں نے آنا تھا اور شاید شہرام نے بھی آنا تھا ملیکا یہ ہی سوچ رہی تھی کہ وہ ایلن کی مدد لینے کی بجائے آج شہرام سے مدد لینے کا سوچے گی اور یہاں سے نکل جائے گی آج اس نے یہاں سے بھاگ کر ہی رہنا تھا یہ تو طے تھا۔۔۔۔

وہ اس کا میک اپ کر کے اس کے بالوں کو بناتی اس کے بالوں میں چھوٹے چھوٹے موتی اور پھول لگا کر وہ پیچھے ہٹ گئی ملیکا کے تیار کرنے کے بعد بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

اب تم جا سکتی ہو۔۔۔عنشا خود کو شیشے میں دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے اسے بولی۔۔۔

ملیکا اس کی بات پر منہ بگاڑ کر باہر چلی گئی وہ تو ویسے بھی اس کے پاس رکنا نہیں چاہتی تھی وہ اب آرام سے کمرے میں جا کر آرام کرنے کا سوچ رہی تھی مگر مصیبت تو یہ تھی کہ وہ اب تک حمیس کے کمرے میں ہی تھی جبکہ حمیس اس کے وجود کو ایسے نظرانداز کرتا تھا جیسے وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

وہ اپنے چہرے پر سپاٹ تاثرات سجاتی کمرے میں داخل ہوئی جہاں حمیس شیشے کے سامنے تیار کھڑا تھا۔۔۔

وہ نظریں جھکائے آہستہ سے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

ادھر آؤ اور یہ میری آگے سے پوشاک صحیح کرو۔۔۔۔۔

حمیس کے حکم پر وہ منہ بگاڑتی ہوئی چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کے آگے کھڑی ہو کر اس کی پوشاک کو اپنے نرم ہاتھوں سے صحیح کرتے ہوئے اس کی پوشاک کو نیچے سے بھی ٹھیک کرنے لگ پڑی۔۔۔۔۔

حمیس کی نظریں مسلسل ملیکا کے چہرے پر تھی مگر وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی نگاہوں کو نظرانداز کر کے پیچھے ہٹی مگر حمیس نے اس کے پیچھے ہٹنے سے پہلے ہی اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ کر خود کے قریب کیا۔۔۔۔۔

تمھیں تو بے حد خوشی ہو رہی ہو گی نہ آج تمہارا بچپن کا اکلوتا دوست پھر سے منگنی مرنے جا رہا ہے مگر اس دفعہ میں اپنی منگیتر کو تم سے دور ہی رکھوں گا۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر پھنکارا ملیکا نے اس کی بات پر زور سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں وہ اب اسے مزید اذیت دے رہا تھا۔۔۔۔

ہاں بالکل آخر اس محل کے سب سے بڑے شہزادے کی منگنی ہے میں تو خوش ہی ہوں گی شہزادے۔۔۔۔۔

وہ حمیس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔۔اس کی بات پر حمیس کی گرفت اس کے بالوں پر مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ملیکا کے چہرے پر ایک پل کو درد بھرے تاثرات نمایاں ہوئے تھے مگر وہ اسے فوراً چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔

مجھے غصہ دلانے کی کوشش کر رہی ہو؟؟ویسے میں جانتا ہو اس وقت تمھارے دل میں آگ سی جل رہی ہو گی۔۔۔آخر اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا دیکھنا آسان تھوڑی ہے۔۔۔۔۔

وہ تمسخرانہ بولا ملیکا نے اس کی بات پر اپنے لب اتنی زور سے کاٹے کی اسے اپنے خون کا ذائقہ منہ میں گھلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

تمھارے لیے ویسے میں نے سپشل تحفہ تیار کروایا ہے وہ دیکھ رہی ہو بیڈ پر۔۔۔۔۔

وہ ملیکا کا چہرہ بیڈ کی طرف گھماتے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ سفید رنگ کا ڈریس پہنے تم میرے ساتھ ہی رہو گی تم میری بیوی تو نہیں مگر۔۔۔آگے تم خود سمجھ دار ہو۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراتا ہوا بولا اور اسے دھکا دے کر خود سے جدا کیا ملیکا لڑکھڑا کر بمشکل سنبھلی اور خاموشی سے لب بھینچ کر ڈریس اٹھا کر بدلنے چلی گئی

****

یہ محل کے درمیان موجود حال تھا جسے خوبصورتی اور نفاست سے سجایا گیا تھا کئی ویمپائرز اس فنکشن میں شرکت کے لیے مختلف علاقوں اور شہروں سے آئے ہوئے تھے

انہی میں شہرام تو نہیں البتہ ڈیرک ضرور موجود تھا حمیس ملیکا کو جلد آنے کا بول کر خود پہلے ہی آگیا تھا عنشا کوئین کے ساتھ مختلف لوگوں سے مل رہی تھی جبکہ حمیس بھی مختلف لوگوں سے ملتا ہوا ملیکا کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

مبارک ہو شہزادے!۔۔۔۔ڈیرک حمیس کے قریب آکر بولا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔حمیس نے اس کی بات پر ہنکار بھرا۔۔۔۔

شہرام کیسا ہے ؟؟۔۔۔۔ حمیس نے مروت سے پوچھا

وہ بہت خوش ہے آخر اس کی زندگی میں بھی کوئی آہی گئی ہے جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔۔

ڈیرک ہلکا سا مسکرا کر بولا۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔۔۔

حمیس کی جیسے ہی نگاہ ملیکا پر پڑی وہ ڈیرک کو بولتا اس کی جانب بڑھ گیا ملیکا اپنے بالوں کو کھولا چھوڑے اپنے قدرتی حسن کے ساتھ وہاں موجود ہر لڑکی سے زیادہ حسین لگ رہی تھی سفید پاؤں کو چھوتی پوشاک پہنے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی حمیس کی جانب بڑھ رہی تھی جب حمیس لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا اس کے قریب آیا اور اس کا بازو دبوچ کر اسے اپنے ساتھ لے کر لوگوں سے ملنے لگا۔۔۔

کافی لوگوں کو ملیکا کا پتا تھا اس لیے یہ ان کے لیے کوئی نئی بات نہ تھی کہ حمیس کے ساتھ ملیکا تھی جبکہ دور کھڑی عنشا کو شدید غصہ آرہا تھا مگر کوئین کی موجودگی میں وہ لب بھینچ کر کھڑی رہی۔۔۔۔

خبردار اگر تم نے کسی سے بات بھی کرنے کی کوشش کی خاموشی سے نظریں جھکا کر کھڑی رہو اور اگر کوئی کچھ پوچھے تو بہری بن جانا مگر تمھارے حلق سے آواز مجھے نکلتی سنائی نہ دے۔۔۔۔

حمیس اس کے کان کے قریب پھنکارا وہ لوگوں کی رشک بھری نظریں ملیکا پر اچھے سے محسوس کر رہا تھا مگر کچھ کر نہیں پارہا تھا اب اسے خود پر بھی غصہ آرہا تھا کہ کیوں اس نے ملیکا کو یہ ڈریس پہننے کو کہا۔۔۔۔

حمیس آجاؤتاکہ رسم شروع جائے۔۔۔۔

کنگ حمیس کے قریب آکر بولا حمیس سر کو خم دیتا لنگ کے پیچھے چل پڑا جبکہ ملیکا کو بھی وہ اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جا رہا تھا لیکن ملیکا اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی مگر حمیس کی گرفت سخت ہوتے دیکھ کر اس نے اپنی مزاحمت روک دی تھی۔۔۔۔

حمیس اسے اپنے ساتھ لے کر سٹیج پر آیا جہاں پر سارا انتظام کیا گیا تھا دوسری طرف سے کوئین کے ساتھ مغرور سی چلتی عنشا اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی۔۔۔

ملیکا نظریں جھکائے کھڑی تھی اسے اچانک اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا آتا ہوا محسوس ہوا اور شدید تھکن ہونے لگی یہ تو اسے شام سے ہی ہو رہا تھا مگر وہ اپنا سر ہلکا سا دائیں بائیں ہلاتی خود کو ہوش دلانے لگی۔۔۔۔

اس نے دھندلاتی آنکھوں سے حمیس کو آگے عنشا کی جانب بڑھتے دیکھا اسے کچھ صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

اچانک اس کو اپنے ہونٹ پر کچھ گیلا محسوس ہوا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ سے چھو کر دیکھا تو اس کے ناک سے خون نکل رہا تھا اس نے جلدی سے خون کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا۔۔۔۔

اسے کنگ کی آواز سنائی دے رہی تھی مگر یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بول رہا تھا۔۔۔۔۔

اچانک اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا اور اس کے منہ سے خون نکلا۔۔۔خون کی متلی سے اس کا سارا لباس بھر گیا تھا یہ اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔

حمیس جو عنشا کے ہاتھ میں انگھوٹی پہنانے لگا تھا جھٹکے سے ملیکا کی طرف مڑا اور اس کے منہ سے خون نکلتا دیکھ کر اس کو ایک پل کے لیے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا وہ انگھوٹی پھینک کر ملیکا کے جانب بڑھا تھا جو اب تقریباً بے ہوش ہو کر نیچے گر گئی تھی۔۔۔

حمیس نے اسے فوراً اپنی باہوں میں بھرا تھا اس کا سارا جسم نیلا پڑنے لگا تھا جسے دیکھ کر حمیس بوکھلاتا ہوا اسے لے کر بھاگا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کو میرے کمرے میں بھیجو فوراً۔۔۔۔۔

وہ چیختا ہوا بولتا ہوا بھاگا تھا اس اچانک افتاد پر سب ہی حیران و پریشان ہو گئے تھے جبکہ حمیس کو ایسے بھاگتے دیکھ غصے سے عنشا کا چہرہ سرخ ہوا تھا اور اس نے دل ہی دل میں ملیکا کی موت کی خواہش کی تھی۔۔۔

جبکہ کنگ اور کوئین دونوں بھی ملیکا کی حالت اچانک بگڑنے پر پریشان ہوئے تھے

****

ماضی:

آہہہ۔۔۔۔ حمیس۔۔۔۔

ماریا جس نے حمیس کو دوسری طرف سے آتے دیکھا تھا ملیکا کے قریب آنے پر ایسے ظاہر کیا جیسے ملیکا نے اسے دھکا دیا ہو۔۔۔۔۔

ماریا۔۔ تمھیں کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔۔۔

حمیس ماریا کے پاس بھاگتے ہوئے آکر پوچھنے لگا تھا جبکہ ملیکا ماریا کے اچانک گرنے پر پریشان سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جب ماریا روتے ہوئے بولی۔۔۔

ی۔۔۔یہ ملیکا نے مجھے دھکا دیا وہ بھی جان بوجھ کر حمیس۔۔۔۔۔

ماریا کے اس الزام پر ملیکا پریشان سی ہو گئی۔۔۔جبکہ اس بات پر حمیس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپی میں نے آپ کو کب دھکا دیا آپ خود گری تھیں۔۔۔۔

ملیکا تیزی سے اپنی صفائی میں بولی اسے قطعی منظور نہ تھا کہ حمیس اسے غلط سمجھے۔۔۔۔

ملیکا اپنے کمرے میں جاؤ اور آئیندہ کے بعد ماریا کو اگر تم نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔

حمیس غصے سے بولا ملیکا کی آنکھوں میں اس کی بات پر آنسو آئے تھے اور وہ تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی

حمیس میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے مجھے نہیں لگتا مجھ سے چلا جائے گا۔۔۔۔

ماریا ناٹک کرتی مصنوعی درد سے بولی حمیس نے ملیکا کو بھاگتے دیکھ کر اپنا سر جھٹکا اور اسے جھک کر اٹھایا اور کمرے کی طرف لے گیا۔۔۔۔

ماریا کے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ آ کر غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

****

وہ ماریا کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر تھوڑی دیر بعد وہاں سے آیا اور اب وہ ملیکا کو ڈھونڈ رہا تا کہ اس کو منا سکے وہ جانتا تھا کہ وہ پگلی یقیناً رو ہی رہی ہو گی

ملیکا۔۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا مگر ملیکا کو کمرے میں نہ پا کر اسے پریشانی ہوئی اور وہ کمرے سے باہر نکل کر اس کی ماں کے کمرے میں گیا اور وہاں سے ملیکا کا پوچھا مگر اسے یہ سن کر مزید پریشانی ہوئی کہ ملیکا وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ پریشان سا اسے ڈھونڈتا ہوا محل کے باغیچے کی طرف آیا جہاں ملیکا ایک کونے میں بیٹھی ہوئی اپنا مخصوص مشغلہ یعنی رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔۔

ملیکا۔۔۔۔

حمیس نے اسے پکارا مگر وہ اسے دیکھتے ہی منہ بگاڑتے ہوئے اٹھی اور اپنے آنسو صاف کر کے دوسری طرف جانے لگی جب آگے بڑھ کر حمیس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔۔

دیکھو کبھی کبھی محبت غصہ آجاتا ہے مگر تم ناراض مت ہوا کرو ایک ہی تو میں تمہارا دوست ہوں اور اس سے بھی تم ناراض ہوتی اچھی نہیں لگتی ہو۔۔۔

اور مجھے پورا یقین ہے تم نے ماریا کو نہیں گرایا وہ خود گری ہو گی مگر اسے چوٹ لگی تھی اگر میں اسے اس وقت بولتا تو اچھا لگنا تھا بتاؤ مجھے۔۔۔۔

حمیس اسے سمجھاتا ہوا بولا۔۔۔

تم بہت اچھے ہو حمیس اور مجھ پر غصہ مت ہوا کرو مجھے تم سے پھر بہت ڈر لگتا ہے اور میں اپنے ایک ہی دوست سے اس لیے ناراض ہوتی ہوں تا کہ وہ مجھے منائے۔۔۔ وہ حمیس کی اچھی باتوں سے خوش ہوتی اس سے خوشی سے چمٹی۔۔۔۔ حمیس نے بھی اس کے مسکراتے ہوئے گہرا سانس لے کر اسے خود میں زور سے بھینچا تھا۔۔۔۔۔

Episode 6

ملیکا آنکھیں کھولوں۔۔۔ملیکا۔۔۔۔۔۔

حمیس ملیکا کو آنکھیں بند کرتا دیکھ کر چیخا۔۔۔۔

ملیکا نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے استہزایہ حمیس کی حالت کو دیکھا تھا اور پھر وہ ہلکا سا مسکرائی اس کے بعد اس کی آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔

ا۔ایسا مت کرو ملیکا۔۔۔۔

وہ ملیکا کو مکمل آنکھیں بند کرتے دیکھ کر اس کا چہرہ تھپتھپا کر لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔۔۔

انھیں ویسے تو ڈاکٹر کی ضرورت نہیں تھی مگر پھر بھی ہر وقت ایک ڈاکٹر محل میں موجود رہتا تھا

ڈاکٹر کے آتے ہی حمیس فورا پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

اسے جلدی چیک کرو ڈیلس۔۔۔۔۔

حمیس پریشانی سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولنے لگا ملیکا کو کھونے کا ڈر اس کی آنکھوں میں صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

شہزادے کسی زہریلی چیز نے انھیں کاٹا ہے میں زہر ان کے جسم سے نکال دوں گا مگر ان کا ہوش میں آنا ممکن نہیں جب تک۔۔۔۔

ڈیلس ملیکا کا اچھے سے معائنہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

جو بھی بات ہے جلدی سے بتادو۔۔۔۔۔۔

حمیس سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

شہزادے رو ئل بلڈ اگر انھیں پلایا جائے تو ان کے جلد ہوش میں آنے کے امکان ہیں۔۔۔۔

وہ سر جھکائے منمنایا۔۔۔۔

اس کا زہر جلدی سے نکالو تمھیں جتنا بلڈ چاہیے میرا لے لینا مگر اسے کچھ ہوا تو تمھارا سر جسم سے الگ کر دوں گا

وہ اس کو ویسے ہی کھڑے دیکھ کر غرایا ڈیلس اس کی بات پر جلدی سے ملیکا کے جسم سے زہر نکالنے کا انتظام کرنے لگا مگر یہ جتنا بولنے میں آسان لگ رہا تھا اتنا تھا نہیں۔۔۔۔۔

اس نے آہستہ سے ملیکا کے اس ہاتھ پر کٹ لگایا جس پر سرخ نشان تھا اس نے وہاں پر ایک عجیب نالی ٹائپ ٹیوب سی لگائی تھی اور اس کو ایک مشین سے جوڑا تھا جو چھوٹی سی تھی۔۔۔۔۔

حمیس نے ملیکا کے تیزی سے نکلتے خون کو دیکھ کر اپنے لب زور سے بھینچے تھے اور آگے بڑھ کر وہ ملیکا کے سرہانے بیٹھا تھا اور اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا تھا۔۔۔

کتنے پسند تھے اسے ملیکا کے بھورے بال۔۔۔۔وہ کبھی اظہار نہیں کر پایا تھا مگر اس کو ملیکا کے بال اور آنکھیں بے حد پسند تھی۔۔۔۔۔

اس نے بے اختیار جھک کر ملیکا کے سر کو چوما اور پھر بے حد نرمی سے اس نے ملیکا کی بند آنکھوں کو چوما تھا۔۔۔

کتنی دیر لگے گی ڈیلس۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔

حمیس نے ملیکا کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے ڈیلس سے پوچھا۔۔۔

شہزادے یہ کام ہو گیا ہے بس آپ کا خون اسے پلانا رہ گیا۔۔ مگر شہزادے اس کے مختلف اثرات ملیکا پر اثر انداز ہوں گے جیسے وہ اپنی یاداشت بھول سکتی ہے یا پھر اپنی زندگی کا ایک حصہ بھی بھول سکتی ہے یا پھر اس کے ہوش میں آنے کے امکانات کم ہو سکتے ہیں۔۔۔ میں نے دیکھا ہے وہ زہر کافی دیر سے اس کے جسم میں تھا اسی وجہ سے وہ اس کے پورے جسم میں پھیلا ہوا تھا۔۔۔۔

ڈیلس نظریں جھکائے اسے اس سب کے خدشات ظاہر کرنے لگا۔۔۔۔

میں اسے فلحال اپنا رونل بلڈ دوں گا اس کے بعد کیا ہو گا یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔

حمیس لب بھینچ کر بولا اور اس نے ڈیلس سے بلیڈ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے درمیان سے اسے کاٹا تھا اور اسے ملیکا کے منہ کو کھول کر اس کے اوپر کیا تھا۔۔ اس کے ہاتھ سے خون نکل کر ملیکا کے منہ کے اندر جا رہا تھا۔۔۔۔

بس اتنا بہت ہے شہزادے۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈیلس حمیس کو روکتا ہوا بولا اب ملیکا کا رنگ جو ہلکا ہلکا نیلا پڑ رہا تھا وہ بھی صحیح ہونے لگا تھا۔۔۔۔

یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہی؟؟۔۔۔ حمیس نے بے حد نرمی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اس کا چہرہ زرد لگ رہا تھا کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے پورے فنکشن میں سب سے خوبصورت لگتی ملیکا اس وقت زرد رنگت میں زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی۔۔۔۔

شہزادے ابھی میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اس کے اٹھنے کے امکان کم ہے اگر انھیں ہوش آیا بھی تو صبح تک آئے گا۔۔۔۔

ڈیلس حمیس کو دیکھ کر بولا پورے محل میں مشہور تھا کہ حمیس ملیکا سے نفرت کرتا تھا مگر اب اسے ایسے دیکھ کر ڈیلس کو محل کی افواہیں جھوٹی لگنے لگی تھیں۔۔۔۔

اگر صبح تک اسے ہوش نہ آیا تو پھر دیکھنا میں تمھارا کیا حال کرتا ہوں اب یہاں سے جاؤ اور سب کو کہنا کہ میں نے کہا ہے کہ ابھی کوئی میرے کمرے میں نہ آئے اور ایک ملازمہ کو کمرے میں بھیجو۔۔۔۔

حمیس ڈیلس سے بولا ڈیلس اس کے حکم سنتا منہ بناتا ہوا باہر نکلا اور ایک ملازمہ کو اندر بھیج کر کنگ کے پاس چلا گیا سی جانتا تھا کہ ملیکا کے بارے میں کنگ بھی جاننا چاہتے ہوں گے۔۔۔۔

حمیس کے کہنے پر ملازمہ نے ملیکا کے کپڑے چینج کر دیے تھے اب حمیس اپنی پوشاک بدل کر ملیکا کے پاس آیا اور اس کے ساتھ لیٹ کر اس نے ملیکا کو زور سے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

اس کے دل سے بے ساختہ یہ خواہش نکلی تھی کہ صبح اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ملیکا ہوش میں آجائے۔۔۔۔اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے وہ مختلف سوچوں میں گھیرا ہوا اپنے اور ملیکا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔

****

آہہہ۔۔۔۔یہ یقیناً اس نے ہی کیا ہو گا میں نے اسے منع بھی کیا تھا کہ ملیکا کے خون میں ملاوٹ نہیں ہونی چاہیے اور اب اس کے خون میں زہر کی ملاوٹ ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔

ایلن چیخی تھی اسے ملیکا کی ضرورت تھی اسی وجہ سے وہ ملیکا کو وہاں سے نکالنا چاہتی تھی۔۔۔

ایلن کو محل کی ایک ملازمہ سے خبر ملی تھی کہ ملیسا کے کسی زہریلی کے کاٹنے سے سارے جسم میں زہر پھیل گیا تھا۔۔۔۔

وہ جسے ملیکا کا نیچرل بنا ملاوٹ کا خون درکار تھا یہ بات سن کر اسے شدید غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

ایلن کیا ہوا تم ٹھیک ہو رات کو اتنا شور کیوں کر رہی ہو؟؟

ولئیم جو کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا ایلن کے کمرے سے اونچی آوازیں سن کے اٹھا تھا۔۔۔۔

تم اپنی اوقات بھول گئے ہو ول میرے کمرے سے فورا دفع ہو جاؤ اور آئندہ کے بعد کمرے میں بنا ناک کیے تم آئے تو تمھارا سارا خون نچوڑ کر پی جاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ ولئیم کو دیکھ کر غصے سے دھاڑی ولئیم اس کا غصے دیکھ کر تیزی سے اس کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں بھاگا تھا۔۔۔۔۔

بے وقوف انسان۔۔۔وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور اپنے سامنے پڑا خون کا گلاس اٹھا کر اس نے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

یقیناانھوں نے اس کا زہر نکال دیا ہو گا اب اس کا خون دوبارہ بنا ملاوٹ کے صاف ہو گیا ہو گا۔۔۔۔۔اب مجھے جلدی سے ملیکا کو وہاں سے نکالنا ہو گا۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی۔۔۔

****

حمیس۔۔۔حمیس اٹھو تم نے وعدہ کیا تھا کہ آج تم مجھے محل سے باہر لے کر جاؤ گے۔۔۔۔۔

حمیس جو تھوڑی دیر پہلے ہی سویا تھا ملیکا کی بچپنے سے بھرپور آواز سن کر اس نے مسکرا کر اپنی آنکھیں کھولی مگر اسے بچپن کی طرح منہ بسور کر اپنی طرف معصومیت سے دیکھتے پا کر اس کو کچھ کھٹکا۔۔۔۔

یہ وہ کیا کہہ رہی تھی اس نے کب اس سے وعدہ کیا تھا؟؟

شکریہ تم ٹھیک ہو ملیکا۔۔۔۔وہ اس کی باتوں کو نظرانداز کر کے بے ساختہ بولا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے حمیس مجھے کیا ہونا تھا بلکہ مجھے تو ساری رات خواب میں بھی یہ ہی دکھائی دے رہا تھا کہ تم آج مجھے محل سے باہر لے کر جاؤ گے۔۔۔۔

اس نے اپنے گال پر ہاتھ ٹکاتے معصومیت سے کہا۔۔۔

ت۔۔ تمھاری عمر کیا ہے ملیکا؟؟

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔۔۔۔

میں ابھی پورے چودہ سال کی ہوں حمیس اور تم اپنی واحد دوست کی عمر بھی بھول گئے۔۔۔۔۔

وہ منہ پھولا کر بولتی حمیس کے ہوش اڑا گئی تھی۔۔۔۔ حمیس تیزی سے بیڈ سے اٹھا تھا اور باہر کھڑے ملازم سے ڈیلس کو بلانے بھیجا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا حمیس تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔وہ اٹھ کر اس کے پاس آکر معصومیت سے پوچھنے لگی اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگ پڑا تھا۔۔۔۔

میں بھلا اپنی دوست سے ناراض ہو سکتا ہوں۔۔۔اس کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر حمیس کا دل دکھا تبھی وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔

پھر مجھ سے تم بات کیوں نہیں کر رہے؟؟

اپنی آنکھوں کو جھپکاتی وہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

تمھاری رات کو طبیعت خراب ہو گئی تھی اسی وجہ سے میں اب ڈاکٹر کو بلا رہا ہوں کہ ایک بار وہ تمھارا چیک اپ کر لیں پھر ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

حمیس اس کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے پہلے ہم کھانا کھائیں گے وہ بھی سب کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے حمیس کے سینے پر سر رکھے اپنی معصوم خواہش ظاہر کی

جیسا میری دوست کہے ہم ویسا ہی کریں گے۔۔۔۔

وہ اسے زور سے خود میں بھینچ کر اس کا سر چوم کر بولا۔۔۔

ڈیلس کے دروازہ ناک کرنے پر نرمی سے حمیس نے ملیکا کو خود سے دور کیا تھا ڈیلس سوئے جاگے حو لیے میں اپنا بیگ پکڑے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

ڈیلس چودہ سالہ ملیکا کا زرا معائنہ کر کے مجھے بتانا۔۔۔وہ دانت کچکچاتا غصے سے ڈیلس کو گھورتا بولا جو بچارا اپنا تھوک نگلتا اس کی بات پر پریشان ہو گیا تھا۔۔

حمیس۔۔۔

وہ چیخی۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔حمیس نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

لڑکیوں کی عمر کسی کو نہیں بتانی چاہیے تم میرے دوست تھے اس لیے میں نے تمھیں بتایا تھا۔۔۔وہ سرگوشی میں منہ پھولا کر بولی۔۔۔

اب کسی کو نہیں بتاؤں گا اب ڈیلس کو اپنا معائنہ کرنے دو۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس کا سر چوم کر اسے بیڈ پر بیٹھاتا ہوا بولا ملیکا نے ڈیلس کو گھور کر دیکھا اور بیڈ پر پر سکون سی بیٹھ گئی۔۔۔

ڈیلس نے آگے بڑھ کر اس سے مختلف سوال پوچھنا شروع کیے۔۔۔۔

شہزادے مجھے لگتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے مخصوص دس سال بھول گئی ہے اور اسے زبردستی یاد دلانا کافی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔۔

ڈیلس حمیس کو سائیڈ پر لے جاتا ہوا دھیمی آواز میں منمنایا۔۔ حمیس نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔۔۔

میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو جاؤ ڈیلس اس سے پہلے کے میں تمھارا سر دھڑ سے الگ کردوں۔۔۔

حمیس غصے کی شدت سے سرخ چہرے کے ساتھ بولا ڈیلس اس کی بات سن کر بجلی کی تیزی سے کمرے سے نکل کر بھاگا تھا۔۔۔

حمیس کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟

ملیکا نے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آتے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں کہہ رہا تھا وہ۔۔۔ وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

تم بہت گندے ہو۔۔۔ مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔۔۔ ملیکا آنکھوں میں آنسو لیے خفا سی بولی اس کی بات پر حمیس نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا وہ کیسے بھول گیا کہ چھوٹی ملیکا تو اس کے زرا سے سخت لہجے پر بھی ڈر جاتی تھی۔۔۔۔

مجھے ڈیلس پر غصہ آگیا تھا ملیکا وہ کہہ رہا تھا کہ ابھی تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تمھیں باہر نہیں لے کر جا سکتے۔۔۔۔۔

حمیس نے جھوٹ اسے کہا۔۔۔۔

تواس پر تم نے مجھ پر غصہ کیوں کیا؟؟ایک مجھے اتنی بھوک لگی ہوئی ہے مگر تمھیں اپنی دوست کی کوئی فکر نہیں بس ڈانٹ ڈانٹ کر میرا پیٹ بھر دینا تم۔۔۔۔

وہ سوں سوں کرتی منہ پھولا کر بولی۔۔۔

اچھا جاؤ شاباش الماری سے اپنے کپڑے لے کر فریش ہو کر آؤ پھر باہر چلتے ہیں۔۔۔۔

حمیس اس کے گال کو ہلکا سا چھو کر بولا ملیکا اس کی بات مانتی ہوئی تیزی سے الماری سے اپبے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی تھی جبکہ حمیس اب اس صورت حال پر پریشان سا ہو گیا تھا۔۔۔

****

ایلزبیتھ کیا تم ملیکا سے مل کر آئی ہو۔۔۔وہ لوگ کھانے کے میز پر بیٹھے ہوئے تھے جب کنگ نے پوچھا۔۔۔

نہیں ابھی تک میں نہیں گئی اب جاؤں گی اس سے ملنے۔۔۔کوئین خون کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

عنشا جوان کے ساتھ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی اس نے نفرت سے ملیکا کے بارے میں سوچا ان کی باتیں سن کر اسے کوفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

کوئین۔۔۔خوشی سے بھرپور چہچہاتی آواز میں ملیکا بھاگ کر ایلزبیتھ کے گلے سے لگی سب اس اچانک افتاد پر حیران رہ گیا تھے۔۔۔۔

آپ نے آج پوچھا نہیں کہ میری ڈول کیسی ہے؟؟

اس نے معصوم منہ بنا کر کوئین سے کہا کوئین اس کی بات پر حیران رہ گئی تھی کیونکہ وہ اسے بہت سالوں پہلے ایسے پوچھتی تھیں۔۔۔

کیسی ہے میری ڈول۔۔۔؟؟۔۔۔۔ حمیس کے آنکھوں سے اشارہ کرنے پر کوئین نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

میں بیمار ہوں کوئین ڈیلس نے حمیس سے کہا ہے اب میں باہر بھی نہیں جاسکتی۔۔۔

وہ کوئین کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اداسی سے بولی۔۔۔

جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی پھر حمیس تمھیں لے جائے گا۔۔۔

آپ کیسے ہیں کنگ؟؟۔۔اس نے دھیمی آواز میں کنگ سے پوچھا وہ ہمیشہ سے ان سے ایسے ہی بات کرتی تھی۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

کنگ نے ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا انھیں کچھ کچھ صورتحال کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔عنشا نے ناگوار نظروں سے ملیکا کو کنگ اور کوئین سے بات کرتے دیکھا تھا وہ غصے کرسی سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔ کسی نے اس کا جانا محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔۔

ملیکا پٹر پٹر کوئین اور کنگ سے باتیں کرنے لگی تھی اسے دیکھ کر حمیس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کتنے خوبصورت دن تھے جب پورے محل میں ملیکا چہچہاتی پھرتی تھی۔۔۔

Episode 7

عنشا غصے سے پیر پٹھک کر اپنے کمرے میں آئی اسے حمیس پر شدید غصہ آ رہا تھا جو بھول گیا تھا کہ اس لڑکی نے اس کی منگیتر کو مارا تھا ایک غصے کا لاوا تھا جو اس کے اندر پنپ رہا تھا مگر وہ پھر بھی لب بھینچ کر کمرے میں چکر لگاتی رہی۔۔۔۔

ابھی اس کا تھوڑا غصہ ٹھنڈا ہی ہوا تھا جب اسے اپنے کمرے کی دائیں جانب موجود سرکتی ہوئی محسوس ہوئی وہ ایک خوفیہ راستہ تھا جہاں سے محل میں داخل ہوا جا سکتا تھا۔۔۔۔

ایلن غصے سے بھری وہاں سے باہر نکلی اور اس نے تیزی سے عنشا کی گردن کو دبوچ کر اسے سامنے والی دیوار سے لگایا عنشا نے زور سے دیوار میں بجنے پر تکلیف سے اپنے لب بھینچے

ایلن پاگل ہو گئی ہو چھوڑو مجھے۔۔۔وہ اپنی گردن پر اس کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی محسوس جر بمشکل بولی۔۔۔۔

تم دو ٹکے کی لڑکی تمھاری اتنی ہمت کے ملیکا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرو یہ کیسے بھول گئی تم کہ میں نے تمھیں یہاں پہنچایا ہے اور تم مجھے ہی دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔۔

میں نے تمھیں بتایا بھی تھا کہ ملیکا کا خون مجھے چاہیے مگر نہیں تم نے اپنی مرضی کی اور اس کے خون میں زہر کی ملاوٹ کر دی۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا؟؟ جلدی سے بتاؤ ورنہ تمھاری گردن مروڑنے میں مجھے زرا دکھ نہیں ہو گا

۔۔۔۔

ایلن غصے سے اس کی گردن پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے پھنکاری تھی۔۔۔۔

م۔۔۔میں نے ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔کیا۔۔ایلن۔۔۔۔۔

وہ ایلن کو خود سے دور ہٹانے کی ناکام سی کوشش کرتی بولی تھی۔۔۔۔۔

پھر کس نے کیا مجھے بتاؤ؟؟

و۔۔۔وہ میں نے ایک م۔۔۔ملازمہ سے سنا تھا کہ مل ہال کی س۔۔۔سجاوٹ کرتے ہوئے اسے کسی ک۔۔۔کیڑے نے کاٹا تھا

عنشا اپنے ہونٹوں کو تر کرتی بمشکل سانس لیتے بول رہی تھی۔۔۔۔۔

اگر تم نے مجھ سے جھوٹا بولا اور مجھے پتا چلا کے تم نے یہ کیا ہے تو یاد رکھنا تمھاری گردن مڑوڑنے میں مجھے کوئی دکھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

ایلن اس کا گلا زور سے دبا کر اسے زور سے ایک بار پھر دیوار میں مارتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

عنشا زمین پر گری اپنے گلے کو پکڑے کھانستے ہوئے اپنا سانس بحال کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

****

مجھے سمجھ نہیں آرہی حمیس تم اتنے خوبصورت اور بڑے کب سے ہو گئے جبکہ میں تو ابھی بچی ہی ہوں۔۔۔۔۔

ملیکا معصومیت سے منہ بنائے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

تمھیں شاید بھول گیا ہے ملیکا میں شروع سے ہی اتنا خوبصورت اور بڑا تھا۔۔۔۔۔

حمیس اس کی بات پر سنجیدگی سے بولا ملیکا صبح سے ہی اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی اب بھی وہ اس کے ساتھ زبردستی محل میں گھوم رہی تھی

کیونکہ بقول ملیکا کمرے میں رہنے سے وہ زیادہ بیمار ہو گی اور پھر آخر حمیس ملیکا کی ضد کو دیکھتے ہوئے اس کی بات کو مان ہی گیا۔۔۔

ہاں تم صحیح کہہ رہے ہو یہ چھوڑو حمیس تم نے مجھے کہا تھا کہ تم مجھے لائبریری لے کر جاؤ گی وہ جو بڑی والی ہے۔۔۔۔

ملیکا خوشی سے چہکتے ہوئے بولنے لگی جبکہ حمیس حیران وپریشان تھا کہ کب اس نے ملیکا سے اتنا کچھ کہا تھا کبھی اسے باہر لے جانے کا وعدہ اور لائبریری لے جانے کا وعدہ۔۔۔۔

وہ محل کے بالکل دوسری طرف ہے ملیکا تم تھک جاؤ گی اس طرف جاتے ہوئے۔۔۔۔

حمیس اس کے بال بگاڑتا یوا بولا۔۔۔۔

نہیں مجھے جانا ہے مجھے لے کر جاؤ ورنہ میں کوئین سے تمھاری شکایت لگاؤں گی۔۔۔۔

وہ منہ پھولا کر اپنے بچپنے والے غصے سے بولی۔۔۔

اچھا اچھا پھر جب تم تھک جاؤ گی ہم وہاں سے ہی واپس آجائیں گے۔۔۔۔ حمیس اس کا غصہ دیکھ کر مسکراہٹ دبا کر بولا۔۔۔

تھینک یو حمیس۔۔۔ وہ خوشی سے حمیس کے ساتھ لگتی بولی اور حمیس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی وہ اس سے الگ ہو کر آگے چلنے لگی حمیس بھی اسے دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے پیچھے چلنے لگا

حمیس۔۔۔ میٹھے شریں بھرے لہجے میں ملیکا نے راستے میں رک کر اسے پکارا حمیس اس کی بات سن کر فورا رکا تھا۔۔۔۔

ہاں کیا ہوا ہے اب ؟؟ تھک گئی ہو نہ ؟؟ چلو پھر واپس چلتے ہیں۔۔۔۔

حمیس بولتا ہوا اس کو لے کر واپسی کے لیے مڑنے لگا جب ملیکا اس سے بولی۔۔۔

حمیس پلیز میں نے لائبریری جانا ہے مجھے اٹھا کر لے جاؤ۔۔۔۔

وہ لاڈ سے اپنی باہیں اس کی طرف معصومیت سے بولتی حمیس کا دل زوروں سے دھڑکا گئی تھی۔۔۔۔

حمیس نے پہلے اسے گھور کر دیکھا مگر پھر ملیکا کے معصوم منہ بنانے پر اس نے جھک کر ملیکا کو اپنی باہوں میں اٹھایا۔۔۔

تم کتنی تیز ہو ملیکا ایسے تو تمھیں اٹھا کر چلتے ہوئے میں بھی تھک جاؤں گا۔۔۔۔

وہ ملیکا کو اپنے سینے کے ساتھ سر ٹکاتا ہوا بولا۔۔۔

مجھے نہ تم اس وقت بہت پیارے لگ رہے ہو حمیس۔۔۔۔ وہ اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنستی اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھو کر بولی۔۔۔۔

اس کا لمس محسوس کر کے وہ ایک پل کو رکا تھا پھر اس کے چہرے پر ایک گہری مسکرائٹ نمودار ہوئی تھی اور وہ اسے لے دوبارہ چل پڑا۔۔۔۔

لائبریری کے باہر پہنچ کر اس نے ملیکا کو اتارا اور وہ دونوں لائبریری کے اندر چلے گئے۔۔۔

وہ بے حد خوبصورت اور بڑی لائبریری تھی اس میں مختلف اور کافی پرانی کتابیں موجود تھیں

مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی حمیس اتنی کتابوں کو یہاں رکھنے کا کیا فائدہ جب کوئی ان کو پڑھتا نہیں۔۔۔

ملیکا اپنی آنکھیں بڑی بڑی کیے لائبریری کو تکتے ہوئے بولی۔۔۔

تمھیں کس نے کہا کہ اسے کوئی استعمال کرتا اسے بہت سے لوگ استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔

حمیس نے ہلکا سا اس کا گال کھینچ کر کہا جس پر ملیکا نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔

کیا میں بھی کوئی کتاب لے سکتی ہوں؟؟۔۔اس نے حمیس سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں تم نے جو کتاب لینی ہے وہ لے لو۔۔۔ حمیس ملیکا سے بولا ملیکا خوش ہوتے ہوئے تیزی سے لائبریری کی دوسری طرف موجود کتابیں دیکھنے بھاگی تھی جب اسے جاتے دیکھ کر حمیس ہلکا سا مسکا کر اپنے لیے کوئی کتاب دیکھنے لگا۔۔۔۔

ملیکا مختلف شیلفز کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب اسے اپنی مطلوبہ جگہ ملی اور اس نے تیزی سے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے ایک کتاب نکالی اور اس کو دیکھتے ہوئے اس نے اس کے صحفے الٹ پلٹ کر اپنا مطلوبہ صحفہ نکالا اور اسے تیزی سے پھاڑ کر اس نے اسے اپنی پوشاک کے اندر چھپایا اور تیزی سے دوسری طرف جا کر وہ پریوں والی کہانیوں کی کتابیں دیکھنے لگی۔۔۔

اس نے ایک کتاب اٹھا کر پکڑی اور اپنے چہرے پر بچکانہ مسکراہٹ سجائے وہ تیزی سے حمیس کی طرف بھاگی۔۔۔۔

حمیس مجھے کتاب مل گئی ہے اب چلیں میں جلدی جلدی یہ کتاب پڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔وہ خوشی سے چہکتی حمیس کے پاس پہنچی جو کوئی کتاب نکال کر دیکھ رہا تھا اس کی بات سن کر حمیس نے جلدی سے اپنے ہاتھ میں موجود کتاب شیلف پر رکھی اور اسے اپنے ساتھ لے کر واپس چلا گیا ملیکا کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔۔

****

تمھارے لیے ایک پیغام ہے شہرام ملیکا کی طرف سے۔۔۔ڈیرک شہرام کے پاس بیٹھتا ہوا بولا

کیا پیغام ہے اور تم تو کہہ رہے تھے کہ حمیس نے تمھیں اس سے ملنے نہیں دیا اور اس کی طبیعت بھی بگڑ گئی تھی پھر تمھیں اس نے کب پیغام دیا۔۔۔۔

شہرام نے حیرت سے اس سے پوچھا۔۔۔

بس دیکھ لو۔۔۔ تمھارے دوست کے پاس بھی جادو ہے۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

مجھ سے زیادہ بکواس مت کرو ڈیرک جلدی سے بتاؤ اس نے کیا کہا۔۔۔

شہرام اسے گھور کر بولا۔۔۔

کون بکواس کر رہا ہے؟؟

لاؤنج میں داخل ہوتی ملیسا نے پوچھا۔۔

بے بی ملیکا نے کوئی میرے لیے پیغام بھیجا ہے مگر یہ مجھے بتا نہیں رہا۔۔۔ شہرام نے اپنے ساتھ بیٹھتے ہوئے ملیسا سے کہا۔۔۔

جلدی سے بتاؤ ڈیرک اس نے کیا کہا ہے مجھ پر بھی اس کا اتنا بڑا احسان ہے۔۔۔ ملیسا یاد کرتے ہوئے بولی جب شہرام اس کے لیے ملیکا سے دوا بنوا کر لایا تھا۔۔۔

اس نے ہمارے مخصوص جگہ پر اپنا خط چھپایا تھا اس میں لکھا ہوا تھا کہ وہ محل سے نکلنا چاہتی ہے اور تم نے اس سے وعدہ کیا تھا اب وہ تم سے تمھارے وعدے کے مطابق مدد لے کر محل سے نکلنا چاہتی ہے اور مجھے پتا چلا ہے کہ اس کے باپ نے بھی کنگ کو ملیکا کی رہائی کے لیے خط لکھا ہے۔۔۔۔

ڈیرک اسے سب کچھ بتاتا ہوا بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔کچھ کرنا پڑے گا ہم کل ہی محل کے لیے نکلتے ہیں ملیسا بے بی تمھیں بھی محل دیکھنے کا موقع مل جائے گا۔۔۔

شہرام سوچتا ہوا پہلے ڈیرک سے پھر ملیسا کو اپنے پاس کرتا ہوا بولا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں بھی ملیکا سے مل لوں گی۔۔۔

ملیسا مسکرا کر خوش ہوتے ہوئے بولی اسے محل دیکھنے کا اتنا شوق تھا مگر شہرام اسے لے کر ہی نہیں جاتا تھا اور اب وہ اسے لے کر جا رہا تھا ملیسا اس بات پر بے حد خوش تھی اس کی خوشی دیکھ کر شہرام بھی مسکرایا تھا۔۔۔

****

تین دن بعد ہم محل پر حملہ کریں گے تیاریاں شروع کر دی جائیں۔۔۔ایلن اپنے ساتھیوں سے بولی وہ لوگ بھی کافی بڑی تعداد میں تھے۔۔۔۔

لیکن اتنی جلدی ابھی تو تم کہہ رہی تھی کہ ایک مہینے تک ہم کریں گے۔۔۔۔

ولئیم نے حیرت سے اس سے پوچھا

اپنی بکواس بند رکھو میں تم سے پوچھ کر یا بتا کر کوئی کام کرنے کی پابند نہیں ہوں اس لیے اپنا منہ بند ہی رکھو۔۔۔

وہ سب کے سامنے ولئیم کی بے عزتی کرتی بولی ولئیم نے غصے سے اپنے لب بھینچے تھے۔۔۔۔

دیکھنا ایک دن میں تمھاری یہ زبان کاٹتا۔۔۔ولئیم یہ صرف سوچ ہی سکا بولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی وہ اتنا بزدل تھا کہ اپنے کیے کی سزا کے لیے بھی اپنی بیٹی کو محل چھوڑ کر بھاگ گیا تھا۔۔۔۔

ایلن ہم پھر بھی محل کے سپاہیوں کی تعداد سے کم ہیں۔۔۔ان کا ایک ساتھی ایلن سے بولا۔۔۔۔

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہمارا ٹارگٹ بادشاہ کو ختم کرنا اور ملیکا کو ان کے چنگل سے نکالنا ہے جیسے ہی ہم بادشاہ کو ختم کریں گے ان کی ساری طاقت ختم ہو جائے گی۔۔۔ تم لوگوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں تم لوگوں کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔

اور ویسے بھی ہم محل کے خوفیہ راستے سے محل کے اندر داخل ہو کر ان پر حملہ کریں گے محل کے اندر ویسے بھی کم سپاہی ہی ہوتے ہیں یہ ہمارے لیے فائدے مند ہو گا۔۔۔۔

ایلن اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجا کر بولی۔۔۔۔

واہ ایلن تم واقعی ہماری لیڈر بننے کی حق دار ہوں۔۔۔ مختلف لوگ ایلن کی باتوں پر اسے داد دیتے ہوئے بولنے لگے جبکہ ایلن کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔

****

ملیکا یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔ حمیس جو تھوڑی دیر کے لیے ملیکا کو اکیلے کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا اب واپس آیا تو سارا کمرہ بکھرا دیکھ کر اس نے کچھ حیرانی و پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں کر رہی۔۔۔ میں وہ پوشاک ڈھونڈ رہی یوں جو تم نے سالگرہ پر مجھے دی تھی آج میرا وہ پہننے کو دل کر رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ کپڑے الماری سے نکالتی باہر پھینکتے ہوئے مصروف سی بولی۔۔۔۔

اففف ملیکا وہ پھٹ گیا تھا میں نے اسے صحیح ہونے کے لیے دیا ہے اب یہاں سکون سے بیٹھ جاؤ۔۔

وہ پریشانی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے قریب آیا اور اسے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھاتا ہوا بولا۔۔۔۔

کیسے پھٹا وہ۔۔۔ تم نے مجھے پھٹی ہوئی پوشاک دی تھی حمیس تم بہت برے ہو۔۔۔۔۔ وہ حمیس کی بات کا اپنا ہی مطلب نکالتی رونے، والی شکل بنا کر بولی۔۔۔۔

نہیں تم غلط سمجھ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو وہ تم نے پہنا تھا تم اس میں گر گئی تھی جس سے وہ پھٹ گیا اور تم رونے لگ پڑی تھی تمھارے کہنے پر ہی میں نے اسے صحیح کروانے کے لیے بھیجوایا ہے۔۔۔۔

حمیس اپنی ہی کہانی گڑھتا ہوا بولا۔۔۔۔

سچ بول رہے ہو تم؟؟۔۔۔۔ملیکا نے منہ بسور کر پوچھا۔۔۔۔

ہاں سچ ہی بول رہا ہوں اور اب یہ جلدی سے کمرہ سمیٹنے کے لیے باہر سے کسی ملازمہ کو بلاؤ میں تھک گیا ہوں۔۔۔۔

حمیس بولتا ہوا فریش ہونے چلا گیا اسی وقت عنشا حمیس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو؟؟

ملیکا نے معصومیت سے عنشا سے پوچھا۔۔۔۔

اپنا منہ بند رکھو میں تمھیں اچھے اے جانتی ہوں تم ناٹک کر رہی ہو۔۔۔۔۔

عنشا نخوت سے بولی

ہاں کر رہی ہوں اور تم کچھ نہیں کر سکتی بس دیکھتی جاؤ۔۔۔وہ مسکرا کر اپنی ایک آنکھ دبا کر دھیمے لہجے میں بولی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے عنشا کے کچھ سمجھنے سے پہلے ملیکا زمین پر تھی اور وہ رو رو کر حمیس کو پکار رہی تھی۔۔۔۔

حمیسس۔۔ حمیسسس۔۔۔

وہ چیختے ہوئے اسے بلاتی رونے لگی۔۔۔ حمیس تیزی سے ملیکا کی چیخیں سن کر باہر نکلا اور عنشا کو کھڑے جبکہ ملیکا کو زمین پر دیکھ کر اسے لگا کہ ملیکا کو عنشا نے گرایا ہے۔۔۔۔

ح۔۔۔ حمیس اس نے م۔۔۔مجھے زور سے گرایا۔۔اور م۔میرے بال کھینچے۔۔۔

وہ روتے ہوئے بتانے لگی حمیس نے غصے سے عنشا کو دیکھا جو اس افتاد پر بوکھلا گئی تھی حمیس نے غصے سے آگے بڑھ کر عنشا کے کھینچ کر ایک تھپڑ مارا تھا۔۔

چٹاخ۔۔۔ یہاں سے دفع ہو جاؤ عنشا اس سے پہلے کے میں تمھاری کھال ادھیڑ دوں۔۔۔۔۔ حمیس کی دھاڑ سن کر وہ منہ پر ہاتھ رکھے تیزی سے باہر بھاگی تھی۔۔۔۔

حمیس نے جھک کر ملیکا کو اٹھایا تھا اور اس کا سر چوم کر اسے اپنے ساتھ لگا کر چپ کروانے لگا جبکہ حمیس کے سینے میں منہ چھپائی بیٹھی ملیکا کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آکر غائب ہوئی تھی۔۔۔۔

Episode 8

ماضی:

ماریہ اور ملیکا کے درمیان حمیس پھنس کر رہ گیا تھا وہ کسی ایک کے ساتھ زیادہ دیر رہ لیتا تو دوسری ناراج ہو جاتی اور اگر دوسری کے ساتھ وقت گزرتا تو پہلے والی ناراض ہو جاتی۔۔۔

ماریہ اور ملیکا کی دشمنی پورے محل میں مشہور ہو گئی تھی دونوں اب ایک دوسرے کو بلاتی تک نہ تھی ملیکا بیچاری اسے پہلے بھی کچھ نہیں کہتی تھی مگر ماریہ نے ہی اس کے اور اپنے درمیان اختلافات کی باتیں پورے محل میں پھیلائی تھیں۔۔۔۔

آج ماریہ کے باپ کو ایک اونچا عہدہ ملنے والا تھا جس سے ولئیم بالکل خوش نہ تھا اس نے کنگ کی اتنی خدمت کی تھی مگر اس کے بعد یہ اس کی بجائے ماریہ کے باپ کو ملنا اسے کچھ ہضم نہیں ہو رہا تھا اس نے ایک منصوبہ بنایا اور ماریہ کے والد کو مارنے کا سوچا۔۔۔۔

اس نے اس سب کے لیے ایلن جو کے کنگ کی سوتیلی بہن تھی اس سے مدد لی اور اس کے بدلے اس نے اپنی بیٹی ملیکا کا سودا ایلن کے ساتھ کیا کیونکہ ملیکا ولئیم کی اپنی بیٹی ہی تھی مگر وہ اسے پسند نہ کرتا تھا اسے بیٹے کی طلب تھی اس وجہ سے اسے ملیکا سے زیادہ سروکار بھی نہیں تھا وہ ملیکا کے اٹھارہ سال کے ہونے کے انتظار میں تھا اور اس کے بعد اس کا خون پی کر امر ہو جانا تھا ملیکا سب سے طاقتور جادوگرنی کی بیٹی تھی سب کی نظروں میں اسے ملیکا کہ بے حد فکر تھی مگر اندر سے وہ کتنا ملیکا کے خون کا پیاسہ تھا کوئی نہیں جانتا تھا ویسے تو وہ پہلے سے ہی امر تھا مگر اس کے خون پینے

کے بعد اسے کوئی مار نہیں سکتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ ایلن بھی ملیکا لے خون کی پیاسی تھی۔۔۔۔

منصوبے کے مطابق آج ایک رسم کے ساتھ ماریہ کے باپ کو عہدہ ملنا تھا جو کنگ اور شہزادے کے بعد سب سے زیادہ طاقتور تھا۔۔۔۔

ایلن اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کنگ کے بلاوے پر محل آئی تھی سب تیاریاں پوری تھی پورے محل میں آج چہل پہل اور معمول کے برخلاف کافی رونق تھی

ولئیم اور ایلن نے اپنے پلان کے ساتھ کام کرنا شروع کیا اور ایلن کے ایک ساتھی نے ماریہ کے باپ کو دھوکے سے ماریہ کے نام پر محل کی پچھلی سائیڈ پر بلایا۔۔۔

ماریہ کا باپ پریشانی سے محل کے پیچھلی سائیڈ پر آیا جبکہ انھیں دیکھتے ہوئے حمیس بھی محل کی پچھلی سائیڈ پر گیا۔۔۔۔

حمیس ابھی ان کے قریب جا کر پوچھنے ہی والا تھا کہ وہ کیوں یہاں آئے ہیں جب اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ولئیم نے آگے بڑھ کر ایلن کے ساتھی کے ساتھ ماریہ کے باپ پر حملہ کر کے اسے ایک جھٹکے میں ہی چاقو مار کر مار دیا۔۔۔۔

اسی وقت حمیس نے تیزی سے سپاہیوں کو بلایا اور خود اندر اپنے باپ کی طرف بھاگا وہ جانتا چکا تھا کہ ایلن نے آج اس کے باپ پر حملہ کرنا تھا۔۔۔

وہ سب لوگ کھڑے ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے جب ایلن نے کنگ کے ساتھ کھڑے کھڑے آہستہ سے اپنی پوشاک کے بازو سے ایک زہریلا چاقو نکالا اور کنگ کی پیٹھ میں گھونپنے لگی اسی وقت حمیس بجلی کی تیزی سے اس کے قریب آیا تھا اور اس نے جھٹکے سے ایلن کو دور پھینکا تھا سب اس اچانک ہونے والے واقع پر حیران رہ گئے تھے جبکہ ایلن کے ہاتھ سے چاقو دور جا کر

گرا تھا ایلن نے تیزی سے اٹھ کر حمیس پر حملہ کرتے ہوئے دور پھینکا دیکھتے ہی دیکھتے پارٹی میں موجود ایلن کے ساتھی نکل کر اس پر حملہ کرنے لگے۔۔۔

جہاں کچھ دیر پہلے خوشی کا سامان تھا اب وہاں خون کی ندیاں بہنے لگی تھیں حمیس نے اپنی پوشاک سے ایک چھوٹا سا چاقو نکال کر ایلن کی آنکھ میں مارا تھا جس سے وہ تکلیف سے پاگل ہوتی دور ہٹی تھی اور اس کی آنکھ سے خون نکلنے لگا تھا

اپنے باپ کو تو تم نے بچا لیا مگر چچ افسوس اپنی عزیز دوست کو نہ بچا پاؤ گے۔۔۔۔

ایلن چیختے ہوئے افسوس سے حمیس سے بولی اور اپنے باقی بچے ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے وہاں سے ریزی سے بھاگی

حمیس اس کی بات سن کر تیزی سے محل کے اندرونی حصے میں بھاگا تھا۔۔۔

ملیکا راہداری سے گزر رہی تھی جب ایک شخص نے اسے دبوچا اور اپنے ساتھ کھینچنے لگا ملیکا مسلسل کوشش کرتی اس سے چھوٹنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا۔۔۔۔

ماریہ جو ہال میں رونما ہونے والی تقریب کی طرف جا رہی تھی ایک شخص کو ملیکا کو گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے وہ تیزی سے اس طرف آئی تھی اور اس نے اس آدمی کو جھٹکے سے ملیکا سے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ اتنا بھی ہلکا نہ تھا کہ ایک لڑکی کی طاقت سے دور ہٹ پاتا اس شخص نے ملیکا کو جھٹکے سے نیچے پھینکا جس سے اس کی سر پر چوٹ لگی اور خون بہنے لگا جبکہ اب وہ شخص ماریہ کے ساتھ گھتم گھتا ہو رہا تھا۔۔۔۔

ملیکا ڈر کر دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی تھی جب ملیکا کے سامنے اس شخص نے ایک زہر سے بھرا چاقو نکال کر ماریا کے پیٹ میں دھنسا اور قدموں کی آواز سن کر وہ ماریا کو پھینکتے ہوئے بھاگا

۔۔۔۔۔

ملیکا ماریا کے گرتے ہی تیزی سے اس کے پاس آئی اور اس کے پیٹ سے چاقو نکالنا چاہا جب ماریا نے اس کا ہاتھ تکلیف سے پکڑ کر اپنا سر نفی میں ہلایا وہ خاص زہر تھا جس سے ایک ویمپائر کی موت دو منٹ میں ہو جاتی تھی۔۔۔۔

حمیس کا خیال رکھنا اب سے وہ تمھارا ہوا۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی جبکہ ملیکا کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے حمیس جو تیزی سے اس طرف آیا تھا اس نے ماریا کو بس تکلیف سے آخری سانسیں لیتے دیکھا تھا اور ملیکا کا ہاتھ ماریا کے پیٹ پر دھنسے چاقو پر دیکھا تھا۔۔۔۔

ماریا۔۔وہ تیزی سے ماریا کے قریب بڑھا اور اس نے جھٹکے سے ملیکا کو ماریا کے وجود سے دور دھکا دیا۔۔ماریا۔۔اس نے اس کا چہرہ تھپتھپایا مگر اس کا جسم برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا پڑ گیا تھا اور اس کے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے جو اس کے مرنے کی نشانی تھے۔۔۔۔

تم بھی اپنے باپ کی طرح غدار نکلی۔۔ارے میں تو تمھیں معصوم سمجھتا تھا مگر تم تو اتنی چالاک نکلی کہ اپنے باپ کے ساتھ مل کر میری منگیتر کو بھی مار دیا۔۔۔۔

وہ ملیکا کی طرف مڑتا اس کا گلا دبوچ کر بولا جبکہ ملیکا نفی میں سر ہلاتے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے بعد ملیکا سے کوئی صفائی نہیں لی گئی تھی حملے میں کافی لوگ مارے گئے تھے جس میں ملیکا کی ماں بھی تھی جبکہ حمیس نے کنگ سے لڑ کر ملیکا کو اپنی غلام بنا لیا تھا اس کا ہر فیصلہ حمیس ہی کرتا تھا

اس دوران انھوں نے ولئیم کو بھی ڈھونڈ کر کافی بار مارنے کی کوشش کی تھی مگر ایلن کی مدد سے وہ بچ جاتا پھر یہ فیصلہ کی گیا کہ ملیکا کو ہی ولئیم کی بھی سزا ملے گی اور اسی طرح دس سال گزر گئے تھے مگر کوئی دن بھی ملیکا کا پر سکون نہ گزرا تھا۔۔۔۔

جبکہ اس دوران ایلن نے اپنا ایک مہرہ عنشا کو بنا کر محل میں بھیجا تھا عنشا نے خوب پاپڑ بیل کر حمیس کو اپنے آپ سے منگنی پر راضی کیا تھا۔۔۔

اب ولئیم اس وجہ سے ایلن کے سامنے ملیکا کی فکر ظاہر کرتا تھا تا کہ وہ ایلن سے زیادہ ملیکا کا خون پی کر طاقتور ہو جائے مگر ایلن بھی اس کے ارادوں کو اچھے سے جانتی تھی اسی وجہ سے وہ بھی ایک الگ ہی پلان تیار کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

****

حال:

حمیس مجھے کل والی لڑکی سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ملیکا معصوم سی شکل بنا کر اپنے پیروں کو دیکھتے ہوئے بولی حمیس ایک کام سے تھوڑی دیر کے لیے باہر جا رہا تھا جبکہ ملیکا کو وہ اکیلا کمرے میں رہنے کا چھوڑ کر جا رہا تھا۔۔۔۔

کیوں ؟؟میری دوست تو بہت بہادر لڑکی ہے اگر پھر کبھی کوئی تمھیں کچھ کہے تو تم بھی اسے اپنے ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے ڈھیر کر دینا۔۔۔وہ اس کا سر چوم کر نرمی سے بولا۔۔۔۔

ملیکا نے اس کی بات پر معصوم سا منہ بنایا اور اپنا سر جھٹ سے ہلایا حمیس اس کے بال بکھیرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

حمیس کے جانے کی تسلی کرتے ہوئے ملیکا نے اٹھ کر دروازہ اچھے سے بند کرتے ہوئے کل جو اس نے لائبریری میں کاغذ پھاڑ کر چھپایا تھا وہ اس نے نکالا اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کو پڑھنے لگی۔۔۔۔

اس کو پہلے واقعی سب کچھ بھول گیا تھا مگر پھر تھوڑی دیر بعد ہی اس کو سب کچھ یاد آ گیا تھا مگر پھر اس نے پلان بنایا اور اب وہ اپنی یادداشت بھولنے کا ناٹک کرتے ہوئے یہاں سے نکلنے کا پلان بنا رہی تھی اس بات سے بے خبر کہ کوئی اور بھی ہے جو اس کے اس راز سے واقف تھا۔۔۔

اس کاغذ میں اس زہریلے کیڑے کے بارے میں لکھا ہوا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کے زہر کے اثرات ابھی تک اس کے جسم میں موجود تھے جسے وہ جلد از جلد ختم کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے رات کو صحیح سے نیند بھی نہیں آتی تھی اور اسے تھکاوٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے کاغذ پر لکھا ہوا اس کیڑے کا علاج لکھا اس میں اس کا واحد حل روئل بلڈ کا تھا کہ اس کا اثر صرف روئل بلڈ ہی ختم کر سکتا تھا وہ بھی لگاتار تین دن پینے سے۔۔۔۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ اسے روئل بلڈ بھی حمیس کا چاہیے کیونکہ اس میں لکھا تھا کہ جس نے پہلی بار بلڈ پلا دیا ہے اپنا پھر اس کا ہی روئل بلڈ لگاتار اپینا ہے اگر یہ نہ لکھا ہوتا تو وہ یہاں سے نکل کر شہرام کی مدد لے کر اس کا خون پی لیتی۔۔۔۔

اور سب سے بڑی بات رات کو بھی اس کی ناک سے خون نکلا تھا جسے وہ حمیس سے چھپا گئی تھی مگر آج اس نے سوچا کہ اگر اس کے ساتھ دوبارہ ایسا ہوا تو وہ حمیس سے چھپائے گی نہیں۔۔۔۔۔

دروازے پر کھٹکے کی آواز پر اس نے جھٹکے سے وہ کاغذ تکیے کے نیچے چھپا لیا تھا جبکہ عنشا اندر آئی تھی ملیکا کو اس کا انداز مشکوک سا لگا اس کی آنکھوں میں وہ چمک صاف دیکھ سکتی تھی اسے دال میں کچھ کالا محسوس لگا۔۔۔۔

واہ بڑی اداکاری کرنے آگئی ہے تمھیں ملیکا ویسے تمھیں مزا تو بڑا آیا ہو گا مجھے کل تھپڑ پڑوا کر۔۔۔

عنشا اس کے قریب آکر اس کا چہرہ جکڑ کر پھنکاری۔۔۔

ی۔۔۔یہ آ۔۔آپ کلک۔۔ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔۔

وہ آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھتے ہوئے بولی ملیکا اس کی چالاکی سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جھوٹ مت بولو اور مجھے بتاؤ کہ کیوں یہ سب کر رہی ہو۔۔۔وہ ملیکا کو اکسا رہی تھی

ح۔۔۔ حمیس ب۔۔بچاؤ م۔۔مجھے۔۔ملیکا چیختے ہوئے اس سے دور ہونے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی پھر اس نے عنشا کو دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایسے تھپڑ اپنے منہ پر مارا کہ ایسا لگا جیسے عنشا نے مارا ہو۔۔۔۔

ملیکا کی چیخیں سن کر حمیس تیزی سے اندر داخل ہوا عنشا کے کہنے پر کہ ایک بار وہ اس کے ساتھ آئے اور باہر کھڑا ہو جائے اس کو پتا چل جائے گا کہ ملیکا ناٹک کر رہی ہے مگر اب اندر آکر ملیکا کا سرخ چہرہ دیکھ کر حمیس کو اپنے پر اور عنشا پر شدید غصہ آیا جبکہ ملیکا کو بری طرح روتے دیکھ کر عنشا گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

حمیس نے جھٹکے سے عنشا کو گلے سے دبوچ کر اس کو زور سے دیوار سے لگایا تھا جس سے اس کا سر دیوار میں بجنے سے چکرا کر رہ گیا تھا ملیکا نے حمیس کا دھیان بھٹکا دیکھتے ہوئے وہ کاغذ تکیے کے نیچے سے نکال کر اپنی پوشاک کے اندر چھپا لیا تھا۔۔۔۔

ح۔۔ حمیس۔۔چ۔۔ چھوڑ دو۔۔۔۔عنشا اس کو دور کرنے کی کوشش کرنے لگی اسے حمیس سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

ح۔۔ حمیس۔۔اپنے پیچھے سے ملیکا کی تکلیف بھری آواز سن کر اس نے زور سے عنشا کو زمین پر پھینکا تھا اور وہ تیزی سے عنشا کے قریب بڑھا تھا جس کے ناک سے خون تیزی سے نکلنے لگا تھا۔۔۔

حمیس نے تیزی سے باہر کھڑے ملازم کو بلایا۔۔۔۔

ڈاکٹر کو بلاؤ اور اس کو قید خانے میں بند کر دیا جائے۔۔۔ حمیس تیزی سے ملیکا کو اٹھا کر واشروم کی طرف لے جاتا بولا جبکہ وہ عنشا کو قید خانے میں بند کرنے کا حکم دینا نہ بھولا تھا

ملیکا خود بھی اپنے ناک سے نکلتے خون کو دیکھ کر حیران تھی۔۔۔ حمیس نے جلدی سے اس کی ناک پر کپڑا رکھا تھا جبکہ ملیکا کو اچانک ہی حمیس کے خون کی طلب ہوئی تھی اور خود پر کنٹرول کھوتے ہوئے اس نے کپڑا اپنے منہ سے ہٹا کر آگے بڑھ کر اپنے دانت حمیس کے بازو پر گاڑھے تھے۔۔۔۔

سی۔۔۔۔ حمیس ملیکا کے اس اچانک حملہ پر حیران رہ گیا تھا مگر پھر گہرا سانس بھر کر اس نے ملیکا کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

ملیکا تھوڑی دیر بعد خود ہی بے ہوش ہو کر اس کی باہوں میں جھول گئی تھی حمیس نے پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپایا اور ڈیلس کی کمرے سے آواز سن کر وہ تیزی سے ملیکا کو اٹھا کر باہر لے کر گیا تھا۔۔۔

ڈیلس کو اس نے ساری صورت حال کے بارے میں بتا یا دیا تھا۔۔۔۔اور اب ڈیلس دوبارہ اس کا معائنہ کر رہا تھا۔۔

شہزادے لگتا ہے علاج میں تھوڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔امم۔۔دراصل روئل بلڈ اس کو لگاتار دو دن پلانا تھا مگر ایک دن پلانے کے بعد نا پلانے پر زہر کے اثرات جو پہلے کم ہو گئے تھے اب دوبارہ زیادہ ہونے لگے ہیں اب یہ اٹھے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جایِے گا مگر کل بھی آپ کو اپنا روئل بلڈ اسے پلانا ہو گا ورنہ ملیکا کی جان کو خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

ڈیلس تھوک نگلتا ہوا حمیس کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھ کر ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤں یہاں سے۔۔۔ حمیس اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا بولا اور ملیکا کے پاس جا کر بیٹھ گیا اس نے ایک کپڑا گیلا کر کے اس کا منہ صاف کیا اب اب افسوس ہو رہا تھا عنشا کی باتوں پر یقین کرنے کے لیے۔۔۔۔

Episode 9 + 10

شہرام ملیسا کے ساتھ محل میں داخل ہی ہوا تھا اور اسے لے کر سیدھا اپنے کمرے کی طرف لے جا رہا تھا سارے لوگ کھڑے ہو کر شہرام کے ساتھ چلتی ملیسا کو دیکھ رہے تھے جو مسکراتی ہوئی شہرام کے ساتھ لگی خوشی سے محل کو دیکھ رہی تھی آخر اس کی محل دیکھنے کہ خواہش جو شہرام نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔

وہ ملیسا کو محل میں موجود اپنے کمرے میں لے کر آیا اس کا کمرہ بے حد خوبصورت اور نفاست سے سجایا گیا تھا اسے ایسا دیکھ کر لگتا ہی نہ تھا کہ شہرام نے اس کمرے کو سالوں سے استعمال ہی نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ خوشی سے چہکتی سارے کمرے کو دیکھنے لگی وہ کمرے میں موجود بالکونی کو دیکھتی خوشی سے اچھلتے ہوئے وہاں گئی جہاں سے اس وقت جنگل کا پچھلا سارا حصہ اور ندی دکھ رہی تھی۔۔۔

وہ بالکونی میں کھڑی اشتیاق سے باہر کے منظر دیکھ رہی تھی جبکہ ٹھنڈی ہوا سے اس کی بال اڑ رہے تھے شہرام ملیسا کو دیکھتا ہوا اس کے پیچھے بالکونی میں آیا اور پیچھے سے اس کو اپنی باہوں میں بھر کر اس کے گال پر بوسہ لے کر وہ اس کی ٹھوڑی پر اپنے چہرہ ٹکا کر اس کے ساتھ سامنے کا نظارہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

شہرام مجھے کبھی اس ندی کے کنارے لے کر جانا وہ کتنی حیسن لگ رہی ہے۔۔۔اس کے سینے کے ساتھ لگے کھڑی ہو کر اس نے فرمائش کی۔۔۔

ہمم جس دن تم کہو گی اسی دن تمھیں میں وہاں لے کے جاؤں گا اب جاؤ اور جا کر فریش ہو جاؤ پھر ہم نے کنگ اور کوئین سے ملنے جانا ہے۔۔۔اور پھر تم نے ملیکا سے بھی ملنا ہے نہ۔۔۔۔

شہرام اس کا رخ اپنی طرف کرتا اس کی ناک کو چوم کر محبت سے بولا۔۔۔۔

ملیسا اس کی بات پر جھٹ سے سر ہلاتی اندر چلی گئی تھی جبکہ شہرام وہاں کھڑے ہو کر اپنی بچپن کی یادوں کو تازہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

****

حمیس ملیکا کا سر چوم کر اس پر کمفرٹر درست کرتا باہر جانے لگا جب اچانک سے ملیکا کو گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ کر وہ اس کی جانب مڑا۔۔۔۔

ملیکا۔۔۔وہ اسے اٹھانے کی ناکام سی کوشش کر رہا تھا اس کا سارا چہرہ پسینے سے بھیگ رہا تھا حمیس پریشانی سے تیزی سے ڈیلس کو بلانے کے لیے ملازمہ کو کہنے جا رہا تھا جب اچانک کمرے میں موجود ساری لائٹس بند ہو گئی اور ایک تیز روشنی دکھی۔۔۔۔

حمیس نے پریشانی سے ملیکا کو دیکھا جو ابھی بھی گہرے گہرے سانس لیتی بے چین تھی اچانک سے اسے کمرے میں ایک فلم کی طرح ملیکا کی مختلف یادیں دکھنے لگیں۔۔۔۔۔

حمیس م۔۔۔میں ن۔۔۔نے ماریا کو نہیں مارا۔۔م۔۔میرا یقین کرو۔۔۔روتی ہوئی ملیکا اپنا کام غلط کرنے کی وجہ سے حمیس سے تھپڑ کھانے کے بعد بولی تھی۔۔۔۔

حمیس نے وہ منظر دیکھ کر اپنی آنکھیں بے ساختہ میچیں تھیں اس کو اپنا ملیکا پر کیا گیا ظلم دیکھ کر ایسا لگا جیسا وہ ظلم اس کی روح پر کیا گیا ہو۔۔۔۔

اب اگلا منظر ملیکا کے کمرے کا تھا ملیکا کوئی جڑی بوٹی لے کر اس سے ادویات تیار کر رہی تھی جب غصے سے بھرے حمیس دھاڑ سے دروازہ کھولتا کمرے میں داخل ہوا جس سے ملیکا ڈر کر اچھلی اور آنکھوں میں خوف سمائے حمیس کو دیکھنے لگی جواب لمبے لمبے ڈھگ بھرتا اس کے قریب آرہا تھا حمیس نے اس کے قریب آکر اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لے کر زور سے جھٹکا اور پھر اس کا رخ موڑ کر اس کے بالوں کو دوسری طرف کرتا وہ پہلی بار ملیکا پر اپنا وحشی لمس چھوڑنے کے لیے جھکا تھا تھر تھر کانپتی ملیکا نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی اور اس کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے مگر حمیس تو اس پر جھکا اسے اپنے لمس سے اذیت دیتا جیسے بے حد خوش ہو رہا تھا۔۔۔۔

حمیس نے یہ منظر دیکھ کر زور سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں وہ مواقعی آج ملیکا کی یادیں دیکھتا جیسے زمین میں گڑھا جا رہا تھا۔۔۔۔

اب تیسرا منظر شروع ہوا تھا ملیکا کے زرد سے چہرے پر کئی دنوں بعد باغ میں آنے پر مسکراہٹ کھلی تھی۔۔۔وہ خوشی سے ایک ہاتھ میں ٹوکری پکڑے کھڑی باغ میں موجود مختلف پھولوں کو دیکھتے ہوئے وہ سوچتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی جب عنشا کچھ لڑکیوں کے ساتھ باغ میں آئی اور اس نے زور سے پیچھے سے ملیکا کو دھکا دیا جس سے وہ سیدھی زمین پر گری تھی اور اس کے ہاتھ چھل گئے تھے۔۔۔۔عنشا نے اپنی ساتھیوں کے ساتھ اسے تھوڑی دیر تنگ کیا اور باغ میں روتی ہوئی ملیکا کو چھوڑ کر بھاگ گئی ملیکا کا نازک سا سراپا شدت سے رونے لگا تھا۔۔۔۔

حمیس کے دل میں اک درد اٹھا تھا یہ منظر دیکھ کر مگر وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ تو ملیکا کا مشکل ماضی تھا جو گزر چکا تھا۔۔۔۔۔

ایک نیا منظر اب کی بار اسے دکھائی دیا تھا ملیکا سڑھیاں اتر رہی تھی جب پیچھے سے ماریا اس کے ساتھ اتری اور ملیکا کے نیچے اترتے ہی اس نے ملیکا کا بازو زور سے دبوچا اور اسے کھینچ کر تھوڑا سا سائیڈ پر کے گئی جبکہ ملیکا اس کی حرکت پر گھبرا گئی تھی۔۔ تم حمیس سے دور رہو ورنہ تمھیں میں ایسا سبق سکھاؤں گی کہ تم کبھی حمیس کے ارد گرد بھی دکھائی نہیں دو گی۔۔۔ماریا اس کے منہ ہر تھپڑ جڑ کر بولی تھی اور اسے زور سے نیچے دھکا دے کر جا چکی تھی جبکہ ملیکا روتی ہوئی حمیس کے پاس بھاگی تھی۔۔۔۔

حمیس نے اپنے سامنے موجود منظر سے نظریں ہٹا کر بستر پر پڑی ملیکا کو دیکھا جس کا وجود جھٹکے کھانے لگا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے ملیکا کے پاس گیا اور پاس پڑا پانی اٹھا کر اس کے منہ پر چھینٹے مارتا اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

پلیز پلیز ملیکا اٹھ جاؤ۔۔۔وہ التجائیہ انداز میں اسے ہلاتا جگاتا بول رہا تھا جس بیچاری کو خود ہوش نہ تھا کہ اس کے ساتھ یہ کیا رہا تھا۔۔۔

اچانک ملیکا نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور کمرے میں موجود ہر چیز زمین پر گر گئی تھی اس نے آنکھیں کھول کر گہرا سانس لیا حمیس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے منہ سے پانی کا گلاس لگایا تھا اور ملیکا کو پانی پلا کر وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا جواب تھوڑا پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے ملیکا کو اپنے ساتھ لگاتے اس کا چہرہ تھاما اور اس کے چہرے سے پسینہ پونچھا۔۔۔۔

م۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے۔۔۔وہ اچانک سے حمیس سے بولی اس کا ہلکا ہلکا کانپتا جسم اس کے خوف و ڈر کا پتا دے رہا تھا شش۔۔۔وہ بس ایک خواب تھا حمیس ملیکا سے بولا اور اس کی کمر کو ہولے ہولے سہلانے لگا۔۔۔۔

****

شہرام ملیسا کو لے کر کوئین اور کنگ کے کمرے میں اجازت لے کر داخل ہوا کوئین کی آنکھیں شہرام کو اتنے دنوں بعد دیکھنے پر نم ہوئی تھیں اور وہ تیزی سے شہرام کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

میرا چھوٹا شہزادہ کیسا ہے؟؟ اس کو اپنے ساتھ لگاتی کوئین نے محبت سے پوچھا۔۔۔

آپ کے سامنے ہوں دیکھ لیں۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا۔۔۔ میری بیوی سے ملیں کوئین۔۔۔ وہ ملیسا کی طرف اشارہ کرتا بولا جو مسکرا کر انھیں ہی تک رہی تھی

یہ تو بہت خوبصورت ہے شہرام۔۔۔ کوئین ملیسا کے قریب جا کر اس کا چہرہ چھو کر محبت سے بولیں۔۔۔

کوئین۔۔۔ ملیسا نے ان کی بات پر مسکرا کر اپنے سر کو ہلکے سے خم دیا۔۔۔۔

یہ کنگ ہیں ملیسا۔۔۔ وہ بمشکل مسکراتا کنگ کی طرف ملیسا کو متوجہ کرتا ہوا بولا جو اک شان سے کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

کنگ۔۔۔ ملیسا نے ایڈورڈ کو دیکھ کر اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا۔۔۔

کیسا رہا سفر ملیسا؟۔۔۔ کنگ نے ملیسا سے پوچھا جبکہ کوئین اب شہرام کے ساتھ کھڑی محبت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہت مزے کا۔۔۔ وہ چہچہاتی ہوئی بولی اسے واقعی سفر میں بے حد مزا آیا تھا کیونکہ وہ شہرام کے ساتھ جگہ جگہ رکی تھی۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ کوئین مسکراتی ہوئی ملیسا سے بولی۔۔۔

کوئین ملیکا کہاں ہے؟ملیسا کو دراصل اس سے ملنے ہے۔۔۔اس کے بعد ہم نے تھوڑی دیر آرام کرنا ہے پھر رات کو ہم دوبارہ آپ دونوں سے ملیں گے۔۔۔۔۔

وہ اپنی ماں سے پوچھتا اس کے چہرے پر اپنے جانے کی بات پر اداسی دیکھ کر اس نے جیسے تسلی دی تھی اس کی بات پر کوئین خوش ہو گئی تھی اور اس نے شہرام کو ملیکا کے بارے میں بھی سب کچھ بتادیا تھا کہ کیسے وہ اپنی یادداشت بھول گئی ہے۔۔۔۔۔

کنگ اور کوئین سے ملا کر شہرام ملیسا کو ملیکا سے ملانے لے گیا تھا شہرام نے ہلکا سا دروازہ ناک کیا اور ملیکا کو لے کر حمیس کے کمرے میں داخل ہوا جہاں حمیس ملیکا کے بال سہلا رہا تھا جبکہ وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں موندے ہوئے بیٹھی تھی مگر کسی کے آنے پر ملیکا نے اپنی آنکھیں کھولی تھی اور شہرام کو دیکھ کر اس نے جلدی سے خود کو حمیس سے دور کیا تھا جبکہ اس کے چہرہ ہلکا سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

حمیس نے ملیکا کے دور جانے پر اپنے سامنے کھڑے شہرام جو گھورا جو اس کی گھوری کو نظرانداز کر کے ملیسا کو لیے ملیکا کی طرف آرہا تھا۔۔۔۔

شہری یہ کون ہے؟۔۔۔ملیکا نے اسے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے نظریں جھکائے پوچھا

یہ میری بیوی ہے ملیکا۔۔۔اور ہم خاص طور پر تم سے ملنے آئے ہیں مجھے پتا چلا کہ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ ملیسا کے ساتھ اس کے قریب آکر کھڑا ہوتا ہوا بولنے لگا اس کی بات پر ملیکا کی آنکھیں چمکی۔۔۔

میں بیمار ہوں حمیس اس وجہ سے مجھے باہر نہیں جانے دے رہا اب تم آگئے ہو پھر میں تم اور ۔۔۔۔

ملیسانام ہے میرا۔۔۔۔

ہاں پھر ہم ملیسا کے ساتھ باہر گھومنے جائیں گے۔۔۔۔وہ چہکی۔۔۔۔۔

ارے مجھے کیوں بھول گئی ہو؟؟!۔۔ حمیس نے ہلکا سا اس کے ماتھے پر اپنی انگلی مار کر پوچھا۔۔۔مجھے ایسے مت مارا کرو حمیس۔۔۔۔وہ منہ پھولا کر بولی تھی۔۔۔

ملیسا یہ۔۔۔امم۔۔یہ میرا بڑا بھائی حمیس ہے۔۔۔۔شہرام ہچکچاتے ہوئے ملیسا کا تعارف حمیس سے کروایا جس پر حمیس نے صرف اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا تھا۔۔۔۔

آؤ بیٹھ جاؤ شہری۔۔۔۔ حمیس شہرام کو بولا جو اس کی بات سن کر ان کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔پھر وہ لوگ باتیں کرنے لگ پڑے تھے۔۔۔۔۔

****

آج ایک نئی صبح محل میں ہوئی تھی فضاؤں نے رخ موڑا تھا آج ہوا بھی نہیں چل رہی تھی عجیب سا موسم تھا محل میں چہل پہل جاری تھی مختلف انواع واقسام کے کھانے ایک بڑے سے ٹیبل پر سجائے جا رہے تھے جس کے ارد گرد کنگ کوئین حمیس ملیکا شہرام اور ملیسا بیٹھے ہوئے آپس میں ہلکے پھلکی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کیسا گزری تمھاری رات ملیسا پسند آیا محل۔۔۔۔کوئین نے ملیسا سے پوچھا جو مسکراتی ہوئی ملیکا سے بات کر رہی تھی۔۔۔جی کوئین مجھے بہت اچھا لگا اور وہ ہماری بالکونی سے جو ندی کا چمکتا ہوا پانی نظر آتا ہے وہ بہت خوبصورت تھا آج مجھے شہرام وہی دکھانے لے کر جائے گا۔اور۔۔۔۔

کنگ کنگ۔۔۔۔ابھی ملیکا مزید بات کرتی کہ ایک شخص بھاگتا ہوا اندر آیا۔۔۔۔سب اس شخص کی جانب متوجہ ہو گئے تھے جو کنگ کا خاص آدمی تھا اور اس وقت ہانپتا ہوا کھڑا تھا۔۔۔

محل پر اندورنی حصے سے حملہ ہوا ہے ایلن اپنے ساتھیوں سمیت محل کے اندر داخل ہو چکی ہے اور وہ لوگ اسی طرف بڑھ رہے ہیں۔۔۔۔اس نے تیزی سے کنگ کو آگاہ کیا۔۔۔

سب لوگ اس کی بات پر تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم اور کہاں سارے سپاہی۔۔۔

کنگ لگتا ہے کوئی غدار ہے ہمارے بیچ رات کے کھانے کے بعد بہت سے سپاہیوں کی طبیعت خراب ہو چکی تھی اسی وجہ سے آج پہرے پر سپاہی کم تھے۔۔۔

کنگ کی بات پر وہ تیزی سے جواب دینے لگا۔۔۔

آہہہ۔۔۔دروازہ دھاڑ سے کھلنے کی آواز پر ملیسا کی بے ساختہ چیخ نکلی ایلن اپنے ساتھیوں سمیت مسکراتے ہوئے ڈائننگ ہال میں داخل ہو رہی تھی ملیکا کو حمیس نے تیزی سے اپنے پیچھے کیا تھا جبکہ شہرام نے بھی ملیکا کو پیچھے کر کے خود آگے کھڑا ہو کر ایلن اور اس کے ساتھیوں سے لڑنے کے لیے تیار کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

کیسے ہو بھائی ؟۔اس نے کنگ سے طنزیہ پوچھا۔۔ارے واہ آج تو بھئی پوری فیملی ہی اکٹھی ہو گئی ہے خیریت ہے نہ ؟؟

ایلن کی زہر میں ڈوبی شیریں آواز سب کے کانوں میں پڑی تھی اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتی وہ ان پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھی تھی ملیکا کو اپنے پیچھے کیے حمیس تیزی سے اپنے قریب آئے شخص کو مار رہا تھا جبکہ شہرام کے ساتھ کھڑی ملیسا خود اپنا بچاو کرتی اس کے ساتھ ہی لڑ رہی تھی

اچانک سے ایک ویمپائر نے حمیس کے پیچھے سے ہوتے ہوئے زور سے چاقو ملیکا کے مارنا چاہا مگر وہ بروقت نیچے جھک گئی مگر خود کا بچاؤ کرتی وہ زور سے ٹیبل کے کنارے سے لگی تھی اس کی ناک سے دوبارہ خون نکلنا شروع ہوا تھا مگر اس بار اس نے تیزی سے اپنی ناک سے خون حمیس کے دیکھنے سے پہلے کیا تھا جو اب دوبارہ اس کو اپنے ساتھ لگائے تیزی سے اپنے چاقو سے دوسرے ویمپائرز کو مار رہا تھا۔۔۔

ملیکا کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا تھا وہ جو حمیس کے سہارے کھڑی تھی گھٹنوں کے بل زور سے زمین پر گری تھی اور ایک زوردار چیخ اس کے حلق سے محل کے در و دیوار ہلا گئی تھی۔۔۔

آہہہہہہہہ۔۔۔۔۔۔۔

اس کو اپنے سارے جسم میں تکلیف اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

حمیس جھٹکے سے ملیکا کی طرف مڑا تھا جبکہ باقی بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے پھر رات کی طرح ڈائننگ ہال میں موجود تمام روشنی کے ذرائع بند ہو گئے تھے جبکہ روشنی صرف ڈائننگ ہال میں موجود ایک بڑی سی کھڑکی سے آرہی تھی۔۔۔۔

حمیس تیزی سے ملیکا کی طرف بڑھنے لگا جب ایک تیز روشنی پھر اس سے نکلی تھی اور اس کی یادو کے مناظر دوبارہ کسی فل کی طرح دھوے میں اڑتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔وہ چیختی ہوئی اپنے سر پر ہاتھ رکھے اپنی یادوں کو سب کے دیکھنے سے چھپانے کی کوشش میں مزید تکلیف میں مبتلا ہو رہی تھی۔۔۔

حمیس نے ایلن کے ایک ساتھی کو آگے بڑھتے ہوئے ملیکا پر حملہ کرتے دیکھ جھٹکے سے اس کی گردن مروڑی تھی جبکہ سب دوبارہ لڑنا شروع ہو گئے تھے ایلن کنگ سے جبکہ ولیئم شہرام سے

لڑ رہا تھا جبکہ کوئین اور ملیسا ایک ساتھ مقابلہ کر رہے تھے جبکہ ملیکا کی یادیں اس کے ساتھ ہی چل رہیں تھیں اور سب لوگ لڑتے ہوئے ساتھ ملیکا کی یادوں کے مناظر بھی صاف دیکھ سکتے تھے۔۔۔۔

آہہہہہ۔۔۔۔ملیکا کی ایک اور تکلیف سے زوردار چیخ نکلی تھی پھر اس کے بعد ملیکا کی وہ یاد دکھائی دی تھی کہ کس طرح اسے ایلن کا ساتھی کھینچ کر لے جا رہا تھا اور جس میں ماریا کو ایلن کے ساتھی نے امارا تھا۔۔۔

حمیس جو ایک ویمپائر کو مار کر ابھی دوسرے پر حملہ کر رہا تھا جب اس کو ملیکا کی یادوں کی پرچھائیاں دیکھی اور اسے لگا کہ وہ اب دوبارہ کبھی ملیکا کا سامنا نہ کر پائے گا اس اکے دھیان بھٹکنے پر ایک ویمپائر نے اس پر حملہ کرنا چاہا مگر اس بار ملیکا کی زوردار چیخ کے ساتھ مختلف چھریاں اور کانٹے کھانے کے میز سے ہوا میں اٹھے تھے اور وہاں موجود ہر ایلن کے ساتھی کے دل کے اندر پیوست ہو گئے تھے درد و تکلیف سے سب کی چیخیں نکلی تھی مگر وہی چاقو ان کے دلوں سے نکل کر ان کی گردنیں جھٹکے میں کاٹ چکے تھے۔۔۔۔

ایلن کے سب ساتھی زمین بوس ہوئے تھے سوائے ولئیم کے اور ایلن کے جو دونوں اپنے آپ کو بمشکل بچا پائے تھے۔۔۔۔

ایلن نے تیزی سے کنگ کو چکما دے کر آگے بڑھ کر ملیکا کی کمر میں زور سے چاقو مارنا چاہا مگر اسی وقت حمیس نے بجلی کی تیزی سے آگے بڑھ کر ایلن کو پیچھے دھکیلنا چاہا مگر وہ زہر بھرا چاقو پھر بھی حمیس کے بازو میں پیوست ہو گیا تھا۔۔ کنگ نے تیزی سے ایلن کی گردن پر چاقو مار کر اس کی گردن سر سے الگ کر دی تھی جبکہ ولئیم کو بھی شہرام مار چکا تھا۔۔۔

حمیس کے جسم میں زہر پھیلنے سے اس کی دھڑکنوں کی رفتار سست ہونا شروع ہوئی تھی اور وہ بھی گھٹنوں کے بل ملیکا کے پاس گرا تھا اور وہ زمین بوس ہوا تھا مگر اس کا سر ملیکا نے تیزی سے اپنی گود میں رکھا تھا ملیکا کے ناک سے بھی خون تیزی سے بہنے لگا تھا ملیکا نے اپنی بھیگی آنکھوں سے حمیس کو دیکھا تھا اور ایک چاقو ہوا میں معلق ہو کر تیزی سے اس کے قریب آیا تھا سب نے اس کی بے گناہی کا ثبوت دیکھا تھا سب کو لگا وہ حمیس کو مارنے لگی ہے جبکہ حمیس بھی اذیت سے مسکرایا تھا مگر اس چاقو کو پکڑ کر ملیکا نے اپنے ہاتھ پر ایک گہرا کٹ لگایا تھا اور اس میں سے نکلتا خون اس نے حمیس کے ہلکے سے کھلے منہ کے آگے کیا تھا اپنی دھندلاتی آنکھوں سے وہ آخری بار حمیس کو دیکھ کر مسکرائی تھی جو خود اس کو دیکھ کر مسکرایا تھا اور دونوں ایک ساتھ ہوش و حواس سے بے گانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

****

وہ ندی کے کنارے مسکراتی ہوئی چل رہی تھی ندی کا چمکتا پانی اس کو بے حد بھا رہا تھا جبکہ اس کی آنکھیں بالکل چمکتے ہوئی پانی کی طرح چمک رہی تھی۔۔۔۔

کسی نے آ کر پیچھے سے اس کے گرد اپنا حصار باندھا وہ مسکراتی ہوئی حمیس کا لمس محسوس کر کے اس کے سینے کے ساتھ اپنا سر ٹکا گئی تھی۔۔۔۔

کیسا محسوس، کر رہی ہو؟۔۔۔۔ محبت سے اس کے سر کو چوم کر پوچھا گیا۔۔۔۔۔

آزاد، خوش اور چاہے جانے کا احساس محسوس کر کے میں خوشی سے پاگل ہونے کو ہوں۔۔۔ وہ کھل کر مسکراتی اپنے احساسات بتا رہی تھی اس حادثے کہ ایک ہفتے تک ملیکا بے ہوش رہی تھی جبکہ حمیس کو دو دن بعد ہوش آ گیا تھا۔۔۔

ملیکا کے ہوش میں آنے پر کنگ اور کوئین دونوں نے ملیکا سے معافی مانگی تھی جبکہ حمیس نے بھی اس سے معافی مانگتے ہوئے بس اتنا کہا تھا کہ صرف وہ ہی اس کی شہزادی بن سکتی ہے ورنہ وہ کبھی شادی نہ کرے گا اور اب سے وہ آزاد ہے۔۔۔ تقریباً ایک ہفتے تک ملیکا حمیس سے دور شہرام اور ملیکا کے ساتھ شہر میں آزادی سے رہ کر آچکی تھی مگر وہ محل کی زندگی کی اتنی عادی ہوگئی تھی کہ وہ زیادہ دیر شہر رک نہ پائی اور اپنے اصل کی طرف لوٹ آئی جبکہ ملیکا کے بغیر حمیس بھی پورا دن اداس ہی رہتا تھا مگر جیسے ہی ملیکا واپس آئی اسی رات کو حمیس نے اسے شادی کی پیشکش کی اور پھر دو دن پہلے ہی وہ شادی کر چکے تھے زندگی آسان ہو چکی تھی اس کے لیے حمیس کو معاف کرنا آسان نہ تھا مگر پھر بھی اس نے اسے معاف کر دیا تھا۔ آج ایک بار پھر وہ ملیکا کی خواہش پر دس سال پہلے کی طرح اسے ندی کے کنارے لایا تھا وہ خود بھی دس سال بعد ہی یہاں آیا تھا۔۔۔

جب وہ پہلے یہاں آئے تھے تو ان کا رشتہ صرف دوستی تک تھا مگر اب وہ روح کے رشتے سے بندھ گئے تھے۔۔۔۔

اتنی جلدی پاگل مت ہونا یار ورنہ میرا کیا ہوگا پھر ایک نئی لڑکی ڈھونڈنی پڑے گی۔۔۔ وہ مسکراہٹ دبا کر اسے تنگ کرنے کے لیے بولا۔۔۔

آپ اس عنشا کے پاس واپس چلے جائیے گا۔۔۔ وہ غصے سے منہ پھولا کر بولی عنشا کی غداری کا بھی انھیں پتا چل گیا تھا جس کی وجہ سے اسے ساری زندگی کے لیے زندان میں قید کرنے کی سزا سنا دی گئی تھی۔۔۔

ایسا مت بولا کرو مزاق کر رہا تھا میں۔۔۔ وہ اس کا رخ موڑے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر بولنے لگا۔۔۔

میری بیوی کے علاوہ میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔۔وہ اس کے دونوں گالوں کو محبت سے باری باری چوم کر بولا تھا۔۔۔۔

مجھے صرف اپنی اس پیاری سی کیوٹ سی بیوی سے ہی محبت ہے۔۔۔وہ اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھتا بولتا اب کی بار اس کے ہونٹوں کو نرمی سے اپنی گرفت میں لے چکا تھا ملیکا نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار قائم کیا تھا۔۔۔۔

مجھے اپنے اس غصیلے اور تھوڑے سے پاگل ویمپائر سے بے حد محبت ہے۔۔۔وہ اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت سے آزاد کرتا اسے زور سے خود میں بھینچ کر بولا تھا جب ملیکا نے آسودگی سے اس کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کر کے اپنی آنکھیں موندی تھیں جبکہ اس کا اظہار سن کر حمیس کھل کر مسکرایا تھا آخر اتنے سالوں بعد ان کی زندگی دوبارہ حسین ہو گئی تھی اور خوشیاں دوبارہ ان کے پاس لوٹ آئیں تھیں۔۔۔۔

ختم شد

••

ختم شد۔

⇄⇄⇄⇄⇄

-